عالم اسلام کے عظیم فاتح

سلطان غیاث الدین بلبن

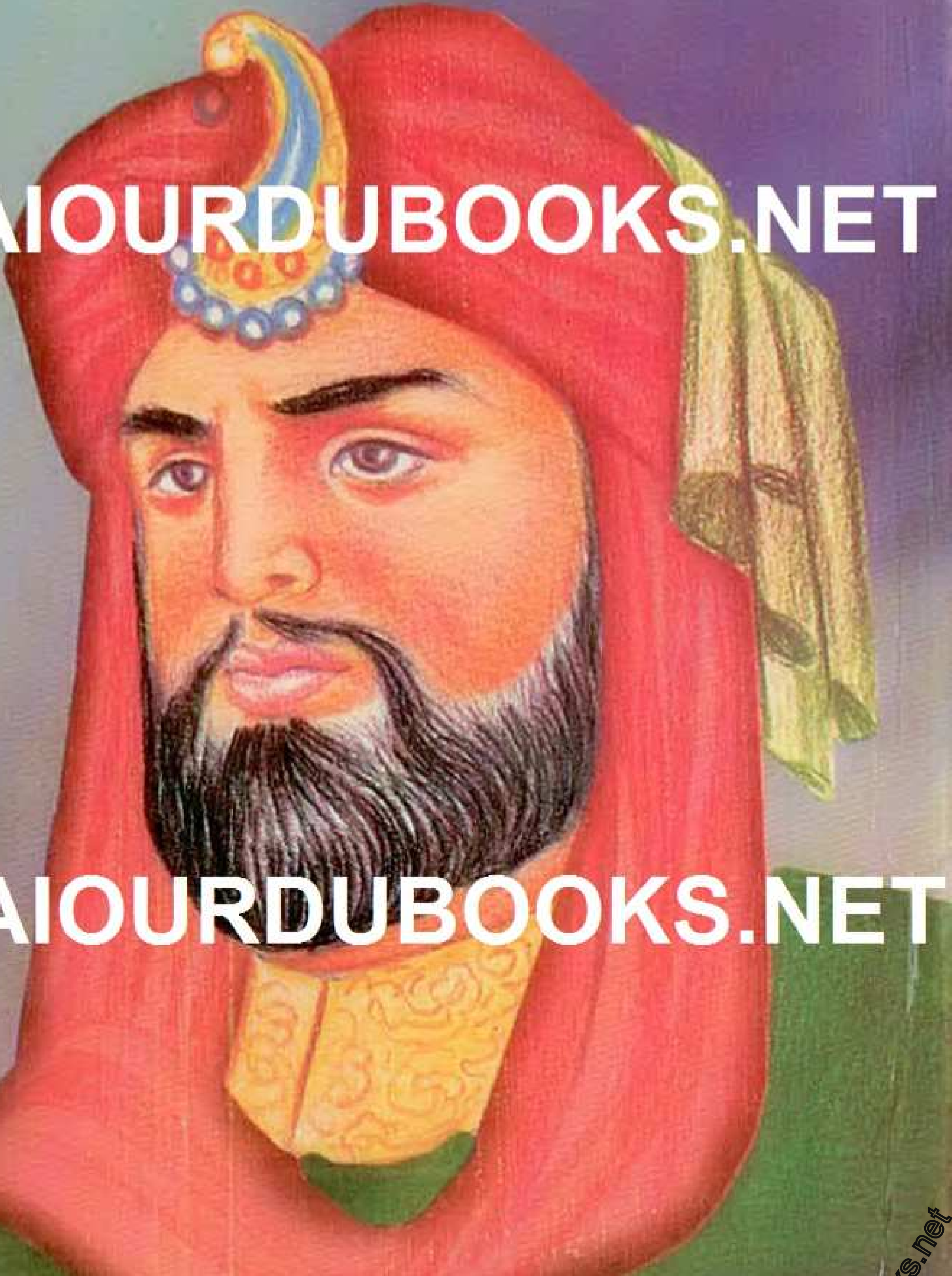

اسلم راہی
ایم اے

WWW.AIOURDUBOOKS.NET
WWW.AIOURDUBOOKS.NET
WWW.AIOURDUBOOKS.NET
aiourdubooks.net

عالم اسلام کے عظیم فاتح

غیاث الدین بلبن

اسلم راہی ایم اے

شمع بک ایجنسی
نوید اسکوائر
نیو اردو بازار
کراچی
Ph:2773302

aiourdubooks.net

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

نام کتاب ——— غیاث الدین بلبن
مصنف ——— اسلم راہی ایم اے
پرنٹر ——— واحد پرنٹر کراچی
قیمت ——— -/40 روپے

اسٹاکسٹ

یونس بک ڈپو	اردو بازار لاہور
عوامی کتاب گھر	اردو بازار لاہور
فہیم بک ڈپو	اردو بازار لاہور
اشرف بک ایجنسی	اقبال روڈ راولپنڈی
کتاب گھر	اقبال روڈ راولپنڈی
شمع بکسٹال	ریگل روڈ فیصل آباد
کتب خانہ مقبول عام	جھنگ بازار فیصل آباد
رحمٰن بک ہاؤس	اردو بازار کراچی
رشید نیوز ایجنسی	فریئر مارکیٹ کراچی
اسلامک بک سینٹر	اردو بازار کراچی
الحبیب نیوز ایجنسی	اسٹیشن روڈ حیدرآباد

aiourdubooks.net

عرض ناشر

ادارہ شمع بک ایجنسی کی عرصہ دراز سے یہ کوشش تھی کہ تاریخ پر چھوٹی چھوٹی اور مختصر کتابیں شائع کی جائیں۔ جن سے بچے بوڑھے اور جوان سب ہی استفادہ حاصل کرسکیں۔ مگر مشکل یہ تھی کہ تاریخ پر قلم کس سے اٹھانے کو کہا جائے کیونکہ ہمارے ہاں تاریخ کے نام پر کچھ ایسی کتب ملتی ہیں۔ جن میں سرے سے تاریخ نام کی کوئی چیز نہیں بس قصے کہانیاں یا رومانس بھر دیا گیا ہے۔

ادارہ کی نظر مشہور و معروف تاریخ داں اسلم راہی صاحب پر پڑی اور ہم نے ان سے رابطہ کیا اور مشہور و معروف مسلمان وغیر مسلم تاریخی شخصیات پر قلم اٹھانے کو کہا۔ وہ جلد ہی راضی ہو گئے۔ اور پھر یہ سلسلہ چل نکلا۔ ہم نے قوم کو تاریخ کا اصل چہرہ دکھایا ہے۔ اور تاریخ کو تاریخ ہی پیش کیا ہے۔ نا کہ من گھڑت قصے کہانیاں۔

ہمارے ادارے نے تقریباً 100 کے قریب تاریخی شخصیات پر کتب شائع کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ ان میں مشہور و معروف جلیل القدر سپہ سالار، بادشاہ، جرنیل، فاتح وغیرہ شامل ہیں اور ایسی غیر مسلم شخصیات کو بھی لیا گیا ہے۔ جن کے بغیر تاریخ نامکمل ہے۔ ان میں کچھ شخصیات ایسی بھی ہیں جنہیں پہلی بار کتابی صورت میں شائع کرنے کا اعزاز ہمارے ادارے کو حاصل ہو رہا ہے۔ مشہور و معروف شخصیات مثلاً صلاح الدین ایوبی،

aiourdubooks.net

WWW.AIOURDUBOOKS.COM

ضروری التماس!

معزز خواتین وحضرات!

www.aiourdubooks.net کو پسند کرنے کے لئے آپ سب کا بہت بہت شکریہ! ہماری ویب سائیٹ کا مقصد علم وادب کی ترقی وترویج ہے۔ جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ کتابیں پڑھنے کا شوق دن بدن کم سے کم تر ہوتا جارہا ہے۔ اس امر کی کئی وجوہات ہیں لیکن سب سے بنیادی وجہ کتابوں کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں۔ ہمارا اولین مقصد عوام الناس کو اعلیٰ کتابیں اور وہ بھی مفت فراہم کرنا ہے۔ امید ہے آپ سب ہمارے اس عظیم مقصد کی تائید کرتے ہیں۔ ہم (www.aiourdubooks.net) آپ کو نیٹ کی وسیع دنیا سے ہر قسم کی کتابیں فراہم کرتے ہیں۔ ہم بلا معاوضہ آپ کی اور علم وادب کی یہ خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم آپ سے درج ذیل باتوں کی توقع کرتے ہیں۔

۱۔ برائے مہربانی www.aiourdubooks.net کا نام اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ تاکہ اگر کسی وجہ سے سائیٹ گوگل میں نہ بھی ملے تو باآسانی ہماری سائیٹ تک پہنچ سکیں۔

۲۔ اگر کوئی کتاب پسند آئے تو اسے Share ضرور کریں تاکہ اور دوست احباب بھی اس سے مستفید ہوسکیں۔

۳۔ اس کے علاوہ آپ ہماری سائیٹ چھوڑنے سے پہلے شکریہ ادا کرتے جائیں تو ہم اس کے لئے شکرگزار ہوں گے۔

منجانب:۔

انتظامیہ:www.aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

حیدر علی، ٹیپو سلطان، محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، نور الدین زنگی، محمود غزنوی، موسیٰ بن نصیر، الپ ارسلان، ملک شاہ سلجوقی، عماد الدین زنگی، خیر الدین باربروسا وغیرہ اس کے علاوہ چنگیز خان، ہلاکو خان، ہیلن آف ٹرائے، نپولین بوناپارٹ، سکندر اعظم، ہٹلر وغیرہ جیسی شخصیات کو بھی شامل کیا ہے۔ ہماری اس تاریخی سلسلے کی فہرست کافی طویل ہے۔

ہمارے ادارے نے وطن عزیز کے طالبعلموں کو تاریخ کی طرف لانے کی جو کوشش کی ہے اس میں ہمیں آپ کے تعاون کی سخت ضرورت ہے۔ اور ساتھ ہی ہم حکومت پاکستان سے بھی یہ گزارش کریں گے کہ وہ اس تاریخی سلسلے کو اسکولوں اور کالجوں کی سطح پر **سلیبس** کے طور پر شامل کرے۔

اسلم راہی صاحب کے خیالات سے آپ اختلاف تو کر سکتے ہیں مگر انکار نہیں۔ اختلاف کرنا ہر آدمی کا حق ہے اور ضروری نہیں کہ ہمارا ادارہ بھی مصنف کے تمام خیالات سے متفق ہو۔

مگر مصنف نے جس طرح تاریخ کو کھنگال کر مختصر صفحات میں پیش کیا ہے۔ اس کے لیے یہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ہم تاریخ سے منہ نہیں موڑ سکتے ہمیں تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ خدا کرے کہ ہم میں پھر صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، حیدر علی، ٹیپو سلطان اور نور الدین زنگی جیسی شخصیات جنم لیں۔ جو قومیں تاریخ سے سبق حاصل نہیں کرتیں، جو قومیں تاریخ کو پیچھے چھوڑ دیتی ہیں، جو قومیں تاریخ کو گزرا ہوا کل کہہ کر رد کر دیتی ہیں۔ وہ قومیں کبھی ترقی نہیں کرتیں۔ تباہی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ آیئے ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس سے سبق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

خالد علی

aiourdubooks.net

وہ بڑا انصاف پسند، حق پرست اور اپنے دربار کی شان وشوکت رکھنے والا سلطان تھا۔ اس کی انصاف پسندی اور حق پرستی کا یہ عالم تھا کہ کہتے ہیں اس کے عہد میں اس کے انتہائی اعلیٰ پائے کے امراء میں سے ایک شخص ملک نعیق تھا۔ وہ نا صرف اس کے چار ہزار سواروں کا سالار اعلیٰ بلکہ بدایوں کے صوبے کا والی بھی تھا۔ اس ملک نعیق نے ایک بار کسی معمولی غلطی پر اپنے خادم کو اس قدر مارا اور اتنے درے اسے لگائے کہ وہ بے چارا مر گیا۔ مرنے والے کی بیوہ غریب محتاج اور لاغر تھی ڈرتی تھی کہ اگر وقت کے سلطان کے سامنے اس نے بدایوں کے حاکم کی شکایت کی تو بدایوں کا حاکم مزید اس کے اور اس کے اہل خانہ کے خلاف کارروائیاں کرے گا۔

اس بیوہ کی خوش قسمتی کہ چند ہی دن بعد سلطان بدایوں دیکھنے کے لئے گیا۔ سلطان جب بدایوں میں داخل ہوا تو اس بیوہ کی ہمت بڑھی وہ سلطان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بدایوں کے حاکم کے ہاتھوں اپنے شوہر کے مرنے کی فریاد اس کے سامنے پیش کی۔

اس سلطان نے جب یہ واقعہ سنا اور اسے خبر ہوئی کہ اس کے بدایوں کے حاکم نے اپنے ایک خادم پر اس قدر ظلم کیا ہے اور اسے اتنے درے لگائے ہیں کہ وہ مر گیا ہے اور اس کی غلطی بھی کوئی بڑی نہ تھی تب اس نے حکم دیا کہ بدایوں

aiourdubooks.net

کے صوبے دار کو اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ بدایوں کا صوبے دار جب ملک نعیق اس سلطان کے سامنے پیش ہوا تو اس نے انتہائی غصے، غضبنا کی اور گرجتی ہوئی آواز میں حکم دیا۔

''بدایوں کے اس حاکم کو اتنے درے لگائے جائیں جتنے اس نے غریب خادم کو اس کی معمولی غلطی پر لگائے تھے تا کہ اس کا حشر بھی ویسا ہی ہو۔''

چنانچہ سلطان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس وقت بدایوں کے حاکم کے درے لگائے گئے۔ سلطان کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ بدایوں کا حاکم نعیق اتنے درے برداشت نہ کر سکا جتنے درے اس نے خادم کو لگائے تھے لہٰذا وہ مر گیا۔ اس سلطان نے اپنے اس والی کی لاش نام جس کا نعیق تھا بدایوں شہر کے دروازے پر لٹکا دی تا کہ آئندہ کسی والی کو اتنی ہمت اور جرأت نہ ہو کہ وہ کسی غریب، کسی لاچار اور خادم پر اس طرح ہاتھ اٹھائے۔

اس سلطان کے زمانے کا اس طرح کا ایک اور واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ اس کے ایک اور انتہائی معتبر امیر نے نام جس کا ہیبت خان تھا جو اودھ کا حاکم تھا انتہائی سرمستی کے عالم میں ایک شخص کو ہلاک کر دیا۔ مقتول کی بیوی سلطان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اودھ کے حاکم ہیبت خان کے خلاف فریاد کی کہ اس نے اس کے شوہر کو ناحق ہلاک کیا ہے۔ یہ سن کر اس سلطان کی حالت آپے سے باہر ہو گئی انتہائی غضبنا کی میں اس نے ہیبت خان کو طلب کیا اور حکم دیا کہ ہیبت خان کو پانچ سو درے لگائیں جائیں۔

ہیبت خان سخت جان تھا۔ پانچ سو درے کھانے کے بعد بھی زندہ رہا چونکہ

aiourdubooks.net

سلطان نے پانچ سو درے لگانے کا حکم دیا تھا اور وہ بچ گیا تھا لہٰذا سلطان نے ہیبت خان کو اس بیوہ کے سپرد کر دیا جس کے شوہر کو ہیبت خان نے ہلاک کیا تھا ساتھ ہی اس بیوہ کو مخاطب کر کے سلطان نے کہا تھا۔

"یہ شخص اس سے پہلے میرا غلام تھا اب تیرا غلام ہے تو جو چاہے اس کے ساتھ سلوک کر چاہے اسے قتل کرا دے چاہے معاف کر دے۔"

ہیبت خان نے اس صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے چند بڑے بڑے نامی گرامی امیروں کو بیچ میں ڈال کر سلطان سے سفارش کروائی، ساتھ ہی بیوہ کی بھی منت سماجت کی۔ آخر ہیبت خان نے اس بیوہ کو تیس ہزار روپے بطور ہرجانے کے قبول کرنے پر رضامند کر لیا۔ سلطان کو جب اس معاملے کی خبر ہوئی تو اس نے اس معاملے کو قبول کر لیا تیس ہزار روپے کی کثیر رقم اس بیوہ کے حوالے کر دی گئی اس طرح اس سلطان کے اس امیر نے اپنی جان بچائی لیکن ہیبت خان جو اس سے پہلے اودھ کا حکمران تھا اسے حکمرانی سے معزول کر دیا گیا اس کے بعد ہیبت خان اس واقعے سے اس قدر شرمندہ اور نادم ہوا کہ اس نے گھر سے نکلنا چھوڑ دیا تھا۔

ایسا انصاف، اپنی عوام کی ایسی دیکھ بھال کرنے والا سلطان غیاث الدین بلبن تھا۔

سلطان غیاث الدین بلبن بنیادی طور پر ایک غلام تھا۔ اس کا تعلق ترکوں کی قراختائی نسل اور البری قبیلے سے تھا۔ اس کا باپ اپنے وطن میں دس ہزار گھرانوں کا سردار تھا جب منگولوں نے ان کے علاقوں پر حملہ آور ہو کر فتح اور

aiourdubooks.net

کامرانی کی دھوم مچاتے ہوئے ترکستان کو پامال کرنا شروع کیا تو دوسرے مسلمانوں کی طرح بلبن کو بھی ایک منگول نے گرفتار کرلیا۔ اسی بھاگ دوڑ میں غیاث الدین بلبن اپنے ماں باپ کے علاوہ اپنے ایک بھائی کشیل خان سے بھی بچھڑ گیا تھا۔

جس منگول نے غیاث الدین بلبن کو گرفتار کیا تھا اس نے اسے ایک سوداگر کے ہاتھ بیچ دیا اور سوداگر غیاث الدین بلبن کو اپنے ساتھ بغداد شہر لے گیا اور بغداد کے مشہور اور معروف بزرگ دین خواجہ جمال الدین بصری کے ہاتھ فروخت کر دیا۔

خواجہ جمال الدین بصری کو کسی نے یہ بتایا کہ بلبن کا تعلق اس نسل، اس قبیلے سے ہے جس نسل سے ہندوستان کا نامی گرامی سلطان التمش تعلق رکھتا ہے۔ کسی نے خواجہ جمال الدین بصری کو یہ بھی مشورہ دیا کہ اگر وہ غیاث الدین بلبن کو ہندوستان لے جائے اور التمش کی خدمت میں پیش کرے تو اسے بھاری رقم مل سکتی ہے خواجہ جمال الدین بصری کے پاس بلبن کے علاوہ اور بھی بہت سے ترک غلام تھے ان سب کو لے کر خواجہ جمال الدین بصری بغداد سے نکلا اور دہلی کا رخ کیا۔

دہلی پہنچ کر خواجہ جمال الدین بصری نے جس قدر غلام اس کے پاس تھے جن میں غیاث الدین بلبن بھی شامل تھا انہیں التمش کی خدمت میں پیش کیا۔ سلطان التمش ان سب غلاموں کو دیکھ کر بڑا خوش ہوا اور خواجہ جمال الدین بصری کو بھاری رقم دے کر ان سب غلاموں کو اس نے خرید لیا۔ اس طرح خواجہ جمال

aiourdubooks.net

الدین غلاموں کی رقم کے علاوہ شاہی انعامات سے سرفراز ہو کر واپس بغداد چلا گیا۔

سلطان التمش نے بلبن کے چہرے سے اس کی آئندہ عظمت اور بلند اقبالی کا اندازہ کر کے اسے اپنے خاص آدمیوں میں شامل کر لیا تھا۔ بلبن کی قسمت کا ستارہ چمکنے لگا اور اس نے سلطان شمس الدین التمش کے دل میں گھر کرنے کے بعد مزید محنت سے کام کرنا شروع کیا۔

غیاث الدین بلبن کی خوش قسمتی کہ سلطان شمس الدین التمش کے پاس رہتے ہوئے اس کی ملاقات اپنے کھو جانے والے بھائی کشیل خان سے بھی ہو گئی تھی۔ اس لئے کہ کشیل خان بھی منگولوں کے آگے آگے بھاگتا ہوا ہندوستان میں داخل ہو گیا تھا اور وہ بھی سلطان شمس الدین التمش کے دربار میں ایک اعلیٰ عہدے پر فائز تھا۔

اس طرح اپنے بااقتدار بھائی کو پہچاننے کے بعد التمش کے دربار میں بلبن کی عزت اور وقعت پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی تھی۔

سلطان التمش کے بعد رکن الدین کے زمانے میں بلبن تمام ہندوستانی ترکوں کا امیر اعلیٰ بن کر پنجاب کے مشہور باغیوں اور سرکشوں کا سردار اعلیٰ رہا۔ رضیہ سلطانہ کے زمانے میں جب ترک دہلی کے آس پاس کے علاقے میں پہنچ کر باہمی جھگڑے میں مبتلا ہوئے اور مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے تو شاہی لشکر نے ان سب کو قید میں ڈال دیا قید ہونے والے ان ترکوں میں غیاث الدین بلبن بھی شامل تھا کچھ ہی عرصہ بعد غیاث الدین بلبن نے قید سے چھٹکارا حاصل

aiourdubooks.net

کیا اور اپنی محنت اور اپنی قابلیت کے باعث وہ میر شکار کے عہدے پر فائز کر دیا گیا۔

رضیہ سلطانہ کے بعد جب معز الدین بہرام شاہ ہندوستان کا حاکم بنا تو اس کے عہد حکومت میں بلبن نے بڑی ترقی کی اور میر شکار کے عہدے سے ترقی کر کے وہ داروغہ اصطبل کے منصب اعلیٰ پر سرفراز ہوا۔

بلبن کی زندگی کے ہر رُخ میں اس کے مستقبل کی طرف کوئی نہ کوئی اشارہ ضرور تھا۔ جب وہ گرفتار کر کے زندان میں ڈال دیا گیا تو اسے یہ سبق ملا کہ صاحب حکومت ہو کر دوسروں کی تکالیف کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ میر شکار کے عہدے پر سرفراز ہونے سے اسے یہ معلوم ہو گیا کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا جب دنیا اس کے سامنے سیاست میں شکار ہو گی۔ داروغہ اصطبل کا منصب سنبھالنے کے بعد اس پر یہ ظاہر ہوا کہ ایک دن یہ شہسوار حکمرانی کے میدان میں اپنی تیز رفتاری کے جوہر دکھائے گا۔

سلطان غیاث الدین بلبن داروغہ اصطبل کے منصب پر چند دنوں ہی سرفراز رہا کہ اس کی قسمت کے تابندہ ستارے نے اپنا کام دکھانا شروع کیا۔ ہوا یوں کہ بدر نام کا ایک امیر سلطان کا امیر حاجب تھا۔ اس کو غیاث الدین بلبن کا مزاج اور اس کی طبیعت بڑی پسند آئی اور وہ اس کا دوست بن گیا۔ اسی امیر حاجب بدر کی توجہ اور سفارش سے بلبن کا نام حکومت کے اعلیٰ پائے کے امراء میں شمار کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی غیاث الدین بلبن کو ہانسی اور ریواڑی کے علاقے میں ایک جاگیر بھی عطا کر دی گئی۔

aiourdubooks.net

وہ علاقہ سرکش میواتیوں کا تھا جو ہر وقت بغاوت پر ہی کھڑے رہتے تھے بلبن نے اپنی جاگیر میں پہنچ کران سرکش اور باغی میواتیوں کو سیدھا کر کے رکھ دیا جو دارالسلطنت پر حملے کر کے لوٹ مار اور تباہی اور بربادی کا بازار گرم کیا کرتے تھے ان غیر مسلم سرکش میواتیوں کو شکست دینے کے بعد بلبن کی بہادری، اس کی شجاعت، اس کی جرأت مندی کا ڈنکا۔ بجنے لگا اور سارے ملک میں اس کی بڑی شہرت ہوئی۔

جب بہرام شاہ کی حکومت ہندوستان میں آئی تو اس کا عہد حکومت غیاث الدین بلبن کے لئے بڑا مبارک ثابت ہوا۔ اس لئے کہ اس کے دور میں غیاث الدین بلبن کو امیر حاجب مقرر کر دیا گیا تھا۔

اس اعلیٰ امرتبے پر پہنچ کر غیاث الدین بلبن سلطنت کے کاموں کو بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتا رہا۔

بہرام شاہ کے بعد جب ناصر الدین محمود دہلی کا حکمران بنا تو اس کے عہد میں بلبن نے مزید ترقی کی اور امیر حاجب کے عہدے سے بڑھ کر وہ وزارت کے عہدہ جلیلہ تک جا پہنچا۔ اس عہد میں بلبن کا اقتدار انتہائی بلندیوں تک پہنچ گیا تھا التمش کے خاندان کی حکومت کے اس آخری دور میں بلبن کا اثر ورسوخ سارے ملک پر ایسا چھایا کہ ناصر الدین محمود صرف نام کا بادشاہ تھا اصل حکمران اور اقتدار کی باگ ڈور بلبن کے ہاتھ میں تھی۔

ناصر الدین محمود کا دور ختم ہوا تو بلبن بغیر کسی روک ٹوک کے ہندوستان کا بادشاہ بن گیا۔ اس کی تخت نشینی کی رسم قصر سفید میں ادا کی گئی۔

aiourdubooks.net

سلطان شمس الدین التمش کے عہد میں اس کے چالیس غلام ایسے تھے جنہیں وہ بیٹوں کی طرح چاہتا تھا اور بیٹوں ہی کی طرح اس نے ان کی پرورش کی تھی انہیں لوگ سلطان التمش کے لے پالک بیٹوں کا گروہ خیال کرتے تھے اور انہیں ترکان چہل گانی کا نام دیا گیا تھا۔

جب سلطان شمس الدین التمش کا انتقال ہوا تو ترکوں کا یہ گروہ آپس میں مل کر بیٹھا سب نے ایک دوسرے کی مدد اور محبت کی قسمیں کھائیں اور ہندوستان کی حکومت آپس میں تقسیم کر لینے کا عہد کیا۔

ان ترکانِ چہل گانی کو ترکان خواجہ تاس کا نام بھی دیا گیا تھا۔ ان سیاسی بھائیوں کے اتحاد اور اتفاق کی گاڑی کچھ زیادہ دن چل نہ سکی اور کچھ ہی عرصے بعد ان میں سے ہر ایک غرور اور تکبر کے نشے میں سرشار ہو کر خود مست نظر آنے لگا۔ ان چالیس غلاموں میں سے غیاث الدین بلبن کی حیثیت نمایاں تھی اور بڑا اقتدار حاصل کر کے وہ ایک طرح سے باقی سب پر غالب آتا دکھائی دیتا تھا۔

بہر حال تخت نشین ہونے کے بعد جب غیاث الدین بلبن نے حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی تو سب سے پہلے اس نے انہی ترکان خواجہ تاش کا بندوبست کرنا شروع کیا اس لئے کہ بلبن کو انہیں لوگوں سے بغاوت اور سرکشی کا خدشہ تھا۔

اس گروہ میں سے جس کسی نے جہاں سے بھی سر اٹھانے کی کوشش کی وہیں اسے دبا دیا گیا۔ سلطان انتظامی سلطنت کے معاملے میں اس قدر سخت تھا کہ اس کا ایک چچازاد بھائی سردار شیر خان تھا اس نے بھی جب دست درازیوں

aiourdubooks.net

کی وجہ سے پر پرزے نکالنے شروع کیے تو اس کا بھی خاتمہ کر دیا گیا اور یہ شیر خان ترکان چہل گانی کا ایک بڑا اہم رکن بھی تھا۔ اپنے حریفوں، دشمنوں، باغیوں اور سرکشوں کو ملک سے پاک کرنے کے بعد غیاث الدین بلبن نے حکومت کے انتظامی امور کی طرف توجہ کی اور کچھ ہی عرصے میں اس نے سارے ملک کو اپنے قبضے میں کر لیا اس کی عظمت اور شان وشوکت یہاں تک بڑھی کہ عراق، خراسان اور ماوراالنہر کے حکمرانوں نے بھی اس کے ساتھ دوستی اور خلوص کا رشتہ استوار کرنا شروع کر دیا تھا۔

سلطان غیاث الدین بلبن ایک باشعور، سمجھدار اور صاحب وقار حکمران تھا اس کے ہر حکم میں عقلمندی اور سنجیدگی کے آثار پائے جاتے تھے وہ ہمیشہ سلطنت کے اہم امور قابل اور موزوں افراد کے سپرد کرتا، نا اہل لوگ اس کے دربار کے پاس سے بھی نہ گزر سکتے تھے۔

اسے جب تک لوگوں کی قابلیت، ایمانداری، معقولیت، پرہیزگاری اور پختہ کاری کا اندازہ نہ ہو جاتا تھا اس وقت تک وہ کوئی اہم کام ان کے سپرد نہ کرتا تھا ان صفات کے ساتھ ساتھ اسے اپنے امراء کی عالمی خاندانی اور شرافت نفسی کا بھی بہت خیال رہتا تھا اس کے مقرر کردہ حاکموں اور والیوں میں پست طبیعت رکھنے والے لوگوں کی کوئی گنجائش نہ تھی۔

سب سے پہلے تو غیاث الدین بلبن اپنے امراء کی تقرری کے وقت ہی ایسے لوگوں کی نیک نیت اور پرہیزگاری کو جانچ لیا کرتا تھا لیکن اگر اس ابتدائی جانچ پڑتال میں کچھ کمی رہ جاتی اور بعد کو وہ امراء اپنی بددیانتی اور بدنصیبی کی وجہ

aiourdubooks.net

سے سامنے آتے تو فوراً ان کو عہدے سے برخاست کر دیا جاتا تھا۔

بلبن نے اپنے دور میں کبھی غیر مسلموں کو کسی ذمہ داری کا عہدہ نہیں دیا اس کا خیال تھا کہ غیر مسلم حاکموں کی وجہ سے مسلمان رعایا کو تکلیف پہنچے گی۔ بلب نے اپنے تمام عہد حکومت میں جو بائیس سال کے عرصے میں پھیلا ہوا ہے کبھی ارباب لہولعب سے بات چیت نہیں کی اور نہ انہیں منہ لگایا۔ اس کی بارگاہ تک ایسے لوگوں کا پہنچنا بہت مشکل بلکہ ناممکن تھا اس لئے کہ وہ انتہائی عقلمند، ایماندار اور پرہیز گار انسان تھا۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ سلطان غیاث الدین بلبن کے لئے یہی ایک بات کیا کم موجب فخر ہے کہ اس کے دور میں ترکستان، ماورالنہر، خراسان، عراق، آذربائیجان، فارس اور شام وغیرہ کے مختلف حصوں سے چنگیز خان کی ہنگامہ خیزیوں سے تنگ آ کر بہت سے شہزادوں اور حکمرانوں نے اس طرف کا رُخ کیا اور وہ دہلی میں پناہ گزین ہوئے۔

یہ سب امراء اور شہزادے بلبن کے امراء میں داخل ہو کر بڑی عزت اور وقار کے مالک ہوئے ان غریب الدیار شہزادوں میں سے دو بنو عباس کی نسل سے بھی تھے یہ دونوں تخت شاہی کے قریب دربار میں بیٹھتے تھے باقی تیرہ شہزادے ادب، عقیدت اور ذوق کے ساتھ شاہی تخت کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے رہتے تھے۔

مؤرخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ جب کوئی شہزادہ یا حکمران کسی مصیبت کی وجہ سے اپنے وطن سے نکل کر غیاث الدین بلبن کے دامن میں پناہ لیتا تو بلبن اس

aiourdubooks.net

مہمان کی آمد سے بے حد خوش ہوتا اور خدا کی بارگاہ میں سجدہ بجالاتا تھا۔

کہتے ہیں سلطان غیاث الدین بلبن کا یہ قاعدہ تھا کہ وہ اپنے مہمانوں کے لئے علیحدہ علیحدہ محلے آباد کرتا اس قاعدے پر عمل کرنے کی وجہ سے پندرہ محلے ان عالی نصب مہمانوں سے آباد ہو گئے تھے ان محلوں کے نام درج ذیل تھے۔

محلّہ عباسی، محلّہ سنیجری، محلّہ خوارزم شاہی، محلّہ ویلمی، محلّہ الولی، محلّہ اتابقی، محلّہ غوری، محلّہ چنگیزی، محلّہ رومی، محلّہ سنکری، محلّہ یمنی، محلّہ موصلی، محلّہ شمرقندی، محلّہ کاشغری اور محملہ خطائی۔

مؤرخین لکھتے ہیں اس کے علاوہ سلطان غیاث الدین بلبن کے دربار میں بہت سے نادر الوجود اور لاثانی مشہور اور معروف افراد بھی یکجا ہو گئے تھے جو ناصرف تیغ زنی میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے بلکہ ان میں یکتائے روزگار اہل سیف وقلم بھی تھے اور مشہور زمانہ کے گویے اور سازندے میں شامل تھے مؤرخین یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ سلطان غیاث الدین بلبن کے دربار کی شان وشوکت سلطان محمود غزنوی اور سلطان سنجر جیسے عالیشان اور ذی مرتبت حکمرانوں کے درباروں سے بھی کہیں زیادہ تھی۔

کہا جاتا ہے کہ سلطان غیاث الدین بلبن کے دربار میں علماء، فضلاء اور اہل سیف اور شجاعانِ زمانہ یکجا ہوا کرتے تھے اس کے علاوہ داستان گوؤں، سازندوں، گویوں اور اس طرح کے دوسرے لوگوں کا ایک گروہ بھی دہلی میں موجود تھا جن کی خاطر خدمت سلطان غیاث الدین بلبن کا بیٹا بغرا خان کیا کرتا تھا۔

aiourdubooks.net

WWW.AIOURDUBOOKS.COM

ضروری التماس!

معزز خواتین وحضرات!

www.aiourdubooks.net کو پسند کرنے کے لئے آپ سب کا بہت بہت شکریہ! ہماری ویب سائیٹ کا مقصد علم وادب کی ترقی وترویج ہے۔ جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ کتابیں پڑھنے کا شوق دن بدن کم سے کم تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس امر کی کئی وجوہات ہیں لیکن سب سے بنیادی وجہ کتابوں کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں۔ ہمارا اولین مقصد عوام الناس کو اعلیٰ کتابیں اور وہ بھی مفت فراہم کرنا ہے۔ امید ہے آپ سب ہمارے اس عظیم مقصد کی تائید کرتے ہیں۔ ہم (www.aiourdubooks.net) آپ کو نیٹ کی وسیع دنیا سے ہر قسم کی کتابیں فراہم کرتے ہیں۔ ہم بلا معاوضہ آپ کی اور علم وادب کی یہ خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم آپ سے درج ذیل باتوں کی توقع کرتے ہیں۔

۱۔ برائے مہربانی www.aiourdubooks.net کا نام اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ تا کہ اگر کسی وجہ سے سائیٹ گوگل میں نہ بھی ملے تو با آسانی ہماری سائیٹ تک پہنچ سکیں۔

۲۔ اگر کوئی کتاب پسند آئے تو اسے Share ضرور کریں تا کہ اور دوست احباب بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

۳۔ اس کے علاوہ آپ ہماری سائیٹ چھوڑنے سے پہلے شکریہ ادا کرتے جائیں تو ہم اس کے لئے شکر گزار ہوں گے۔

منجانب:۔

انتظامیہ:www.aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

بلبن لباس کی آرائش، حکومت کی عظمت اور بادشاہی رعب داب کی ترقی کا بڑا خواہاں تھا۔ وہ بڑے رعبُ داب اور شان وشوکت کے ساتھ اپنا دربار منعقد کیا کرتا تھا اور اس کے دربار کے یہ رعب داب اور شان وشوکت دیکھ کر لوگوں کے دل دہل جایا کرتے تھے اور اس کی شان وشوکت کا حال سن کر باغیوں اور سرکشوں کے ارادے بھی تھرتھرا اُٹھتے تھے۔

اس کی عظمت باغیوں اور سرکش عناصر کے لئے ایک تازیانۂ عبرت ہوا کرتی تھی۔ غیاث الدین بلبن جب سوار ہو کر کہیں جانے کے لئے نکلتا تو اس کی سواری کے ساتھ پانچ سو عرب، غوری، سیستانی، شمرقندی اور کرد لشکری مختلف انداز میں نعرے بلند کرتے ہوئے پیادہ پا چلا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بلبن اپنے جشن کی مجالس میں بڑی دھوم دھام کا اہتمام کیا کرتا تھا۔ عید کے موقعوں پر وہ اپنے دربار کو ایرانی بادشاہوں کے دربار کی طرح سجایا کرتا تھا اور ایسے موقعوں پر بلبن سارا دن دربار میں بیٹھ کر امیروں اور منصب داروں سے تحائف وصول کیا کرتا تھا۔

اس کے دور میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی حاکم سالار امیر بادشاہ کی

aiourdubooks.net

خدمت میں تحائف پیش کرتا تو شاہی مقرب اس کی اچھی عادات اور قابل قدر خدمات کا بادشاہ سے تذکرہ کرتے۔ اس طرح ان امراء کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی تھی۔ جب بلبن کی محفل منعقد کی جاتی تھی محفل میں نقش ونگار سے مزین فرش بچھا دیا جاتا تھا جہاں وہ بیٹھتا وہاں زربفت کے پردے لٹکائے جاتے تھے چاندی اور سونے کے برتن استعمال کیے جاتے تھے۔

غیاث الدین بلبن اہل محل کی خاطر تواضع شربت اور میووں وغیرہ سے کیا کرتا تھا بلبن اپنے امراء کو مخاطب کرتے ہوئے اکثر کہا کرتا تھا۔

"میں نے سلطان شمس الدین التمش کے دربار میں ترکی امراء سے یہ بارہا سنا ہے کہ جو بادشاہ دربار کی ترتیب، سواری کے طریقوں اور حکمرانی کے آداب کا خیال نہیں رکھتا رعایا کے دلوں میں اس کے رعب داب کا سکہ نہیں بیٹھتا اور نہ ہی دیکھنے والے اس کی شان وشوکت اور دولت سے متاثر ہوتے ہیں۔ ایسے بے اصول بادشاہوں کے دشمن بڑی قوت حاصل کر لیتے ہیں اور ان کی حکمرانی کے راستے میں رکاوٹ بن کر سلطنت کی تباہی اور بربادی کا سبب بن جاتے ہیں۔

"جس طرح سلطان غیاث الدین بلبن اپنے دربار کے آداب اور قواعد وغیرہ کا بے حد خیال رکھتا تھا اسی طرح انصاف اور حق پرستی کی بھی پوری طرح نگاہ داری کرتا تھا۔ بلبن اپنے بیٹوں سے ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ سلطان شمس الدین التمش فرماتے تھے کہ بادشاہوں کے اکثر افعال شرک کی حدود کو چھو لیتے ہیں اور وہ بہت سے ایسے کام کرتے ہیں جو سنت نبوی کے خلاف ہوتے ہیں لیکن اس وقت اور بھی زیادہ گناہ گار ہو جاتے ہیں جب وہ ان چار باتوں پر عمل نہیں

aiourdubooks.net

کرتے۔

پہلی یہ کہ بادشاہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی شان وشوکت کے رعب وداب کو مناسب مواقع پر استعمال کرے اور خدا ترسی اور خلق خدا کی بھلائی ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھے۔

دوئم یہ کہ بادشاہ کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ اس کے ملک میں بدکاری مروج نہ ہو، فاسقوں اور بے غیرتوں کو ہمیشہ ذلیل اور رسوا کرنا چاہیے۔

سوئم یہ کہ امورِ سلطنت کو عقل مند اور مہذب لوگوں کے سپرد کرنا چاہیے اور خلق خدا پر جن لوگوں کو حاکم مقرر کیا جائے وہ دیانت دار اور خدا ترس لوگ ہونے چاہئیں۔ بدعقیدہ لوگوں کو ملک میں پنپنے نہیں دینا چاہیے کیونکہ ایسے لوگ رعایا کو غلط راستے پر ڈال دیتے ہیں جو رعایا کی تباہی اور بربادی کا باعث بنتے ہیں۔

چوتھی اور آخری بات یہ کہ بادشاہ کو چاہیے کہ وہ انصاف سے پورا پورا کام لے اپنے ماتحتوں کی کارگزاری کا بنظر غائر جائزہ لیتا رہے تاکہ ملک سے ظلم وستم کا نشان تک مٹ جائے۔

بلبن اکثر اپنے بیٹوں کو یہ کہا کرتا تھا تم سب جو میرے جگر گوشے ہو یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اگر تم میں سے کسی نے کسی عاجز اور لاچار کو ستایا تو میں ظالم کو اس کے ظلم کی پوری پوری سزا دوں گا۔

سلطان غیاث الدین بلبن کا طریقہ کار تھا کہ جب وہ کہیں سفر کرتا یا کسی مہم کے لئے اس نے کوچ کرنا ہوتا اور راستے میں کسی ندی، نالے یا چھوٹے دریا کو

aiourdubooks.net

عبور کرنا ہوتا جس پر پل نہ ہوتا تو وہ خود تو کنارے پر کھڑا ہو جاتا اور اپنے عہدے داروں کو حکم دیا کرتا تھا کہ وہ سب سے پہلے مریضوں، عورتوں، بچوں اور کمزوروں کو پانی کے پار اتروائیں۔ اس کا یہ عام حکم ہوا کرتا تھا کہ صحت مند، توانا لوگ، معذوروں اور لاچاروں کی مدد کریں جب وہ پار اتر جائیں تو اس کے بعد گھوڑے، ہاتھی اور بار برداری کے دوسرے جانور پانی کو عبور کریں۔

ایسے انتظامات کے سلسلے میں بلبن اکثر ساحل پر کئی کئی دن پہرہ کر دیا کرتا تھا لیکن وہ کبھی ایسے ماحول سے نالاں نہ ہوتا تھا۔

ہندوستان کا بادشاہ بننے سے پہلے بلبن کی محفل عموماً خوش آواز ساتھیوں اور فنکار گویوں سے بھری رہتی تھی۔ متعدد امراء رؤسا اس کی محفل میں آتے اور بلبن بڑے شوق کے ساتھ کھیل کھیلتا، اہل محفل پر سونا اور چاندی نثار کرتا۔

لیکن جب حکومت کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں آئی، ہندوستان کا وہ سلطان بنا تو اس نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے سارے ایسے افعال سے توبہ کرلی تھی۔ اس نے اپنی پوری سلطنت میں شراب نوشی اور دوسرے تعیشات کا نام ونشان تک مٹا کر رکھ دیا تھا اور بڑی سختی کے ساتھ لوگوں کو مذہب کا پابند بنا کر رکھا تھا۔

وہ خود مذہب کا سختی سے پابندی کرنے والا تھا۔ پانچ فرض نمازوں کے علاوہ تہجد اور غیر فرض نمازیں بھی قضا نہیں کیا کرتا تھا۔ ہر وقت باوضو رہتا تھا۔ عالموں، صوفیوں اور بزرگانِ دین وغیرہ کی موجودگی میں کبھی بھی دستر خوان پر بیٹھنے کے بعد ان سے پہلے کھانا شروع نہ کرتا تھا۔

aiourdubooks.net

غیاث الدین بلبن کی یہ بھی عادت تھی کہ کھانے کے وقت علماء سے مختلف مسائل کی تحقیق کرتا۔ وہ اپنے امراء اور وزیروں وغیرہ سے ان کی قیام گاہوں پر ان سے ملاقات کے لئے جاتا اس طرح ان کی عزت افزائی کرتا۔ اس کا معمول تھا کہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد مشائخ اور علماء دین کے گھروں میں جاتا اور ایسے لوگوں کی نصیحتوں سے فیض یاب ہوتا تھا۔

غیاث الدین بلبن اکثر و بیشتر عبرت خیزی کے لئے قبرستان جایا کرتا تھا اور جب اس کے کسی کارکن یا والی یا بزرگ کا انتقال ہو جاتا تو وہ اس کے جنازے پر جاتا اور تجہیز و تکفین میں شریک ہوتا۔ بعد میں مرنے والوں کے گھر جا کر صبر کی تلقین کرتا، رضائے خدا پر شاکر رہنے کی تاکید کرتا، مرحوم امراء کے وارثوں کو نوازتا، ان کی عزت افزائی کرتا۔

اس کے علاوہ وہ یتیم بچوں کی پرورش کے لئے بھاری وظیفے مقرر کیا کرتا تھا اور ان کے غم میں برابر کا شریک رہتا تھا۔ بلبن کی عادت تھی کہ کہیں سوار ہو کر جاتا اور راستے میں لوگوں کا ہجوم نظر آتا تو وہ معلوم کرتا کہ یہ ہجوم کیسا ہے اگر کہیں مذہبی مجلس برپا ہو رہی ہوتی اور وعظ ہو رہا ہوتا تو وہ فوراً سواری سے اتر کر اس مجلس یا وعظ میں شریک ہو جاتا تھا۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ بلبن خدا اور رسول کے احکامات کو بڑے غور سے سنتا اور ایسے مواقع پر وہ زار و قطار رونے لگتا تھا۔ بلبن کے پرانے غلام اور اس کے خاص ملازم کہا کرتے تھے کہ انہوں نے کبھی بھی کسی بھی موقع پر غیاث الدین بلبن کو ننگے سر اور ننگے پاؤں نہیں دیکھا۔

aiourdubooks.net

وہ محفل میں کبھی بآواز بلند قہقہہ نہ لگاتا تھا۔ بلبن کا قول تھا کہ بادشاہ کا رعب اور اس کے وقار کا سکہ رعایا کے دل میں جس قدر سنجیدگی اور متانت سے بیٹھتا ہے اس قدر سیاست کا اثر نہیں ہوتا۔

وہ یہ بھی کہا کرتا تھا کہ اگر کوئی بادشاہ بارعب اور دبنگ نہیں ہوتا تو اس کی رعایا سرکشی اور بغاوت کی طرف مائل ہو جاتی ہے جو بادشاہ اپنے ذاتی وقار کا تحفظ کرتا ہے بڑے اطمینان کے ساتھ مدتوں تک وہ حکومت کر سکتا ہے بصورتِ دیگر اس کی حکومت فتنہ انگیزیوں اور ہنگامہ آرائیوں کا شکار ہو جاتی ہے وہ یہ بھی کہا کرتا تھا کہ قوانین انصاف محض کتابوں کی زینت نہیں بننا چاہیے بلکہ عملی زندگی میں بھی انہیں پیش نظر رکھا جانا چاہیے، ورنہ ظلم و جور کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔

اپنی ان ساری پسندیدہ صفات اور اعلیٰ عادات کے باوجود سلطان غیاث الدین بلبن بغاوت اور سرکشی کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا تھا اور ان کے خلاف سخت سے سخت ترین کارروائی کرتا تھا۔ باغی چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم اسے سزا دینے میں وہ کسی قسم کی رعایت نہیں برتتا تھا۔ اس کے عہد حکومت میں امن وامان برقرار رکھنے کے لئے مفسدوں کو ہر طرح کی سزائیں دی جاتی تھیں۔ سرکشوں اور باغیوں کو قتل کرنے کے علاوہ قید خانے میں بھی ڈال دینے کی سزائیں دی جاتی تھیں بلبن کو جب کہیں شک ہوتا کہ اس کے خلاف کوئی کہیں کارروائی کرنے والا ہے تو پہلے وہ اسے اپنا دشمن جان کر اشارے کنایوں اور بہانے سے اس کے جرم کی طرف اس کی توجہ دلاتا اور اگر پھر بھی کوئی سرکشی پر

aiourdubooks.net

آمادہ ہوتا تو پھر وہ سخت ترین سزائیں دیا کرتا تھا۔ اگر کوئی امیر اس کے خلاف بغاوت کرتا تو جو لوگ بھی اس کا ساتھ دیتے اس امیر کے ساتھ ان لشکریوں کو بھی بدترین سزا دی جاتی اور جس شہر کے لوگ باغیوں اور سرکشوں کا ساتھ دیتے ان شہروں کو بھی وہ تباہ و برباد کر ڈالتا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ کوئی بلبن کی اطاعت کا منکر نہ ہوتا تھا۔ سلطان شمس الدین التمش کے عہد کے وہ قوانین اور ضابطے جو اس کے جانشینوں کی غفلت اور نااہلی کی وجہ سے تقریباً منسوخ ہو گئے تھے بلبن نے ان سب کو بالکل اس طرح مروج کیا جیسے کہ وہ سلطان شمس الدین التمش کے عہد میں ہوا کرتے تھے۔

aiourdubooks.net

سلطان غیاث الدین بلبن کو شکار کھیلنے سے بڑی دلچسپی تھی۔ اسی بناء پر اس کے عہد میں میر شکار کے عہدے کو بڑی عزت اور بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا بلبن کی عادت تھی کہ حکومت اور سلطنت کے فرائض کو احسن طریقے سے انجام دینے کے ساتھ ساتھ وہ اکثر سیر و شکار میں مصروف رہتا تھا۔ سردیوں کے زمانے کو وہ اس شوق کو پورا کرنے کے لئے بہت مناسب اور موزوں خیال کیا کرتا تھا۔

کہتے ہیں وہ موسم سرما کا بڑی شدت سے انتظار کیا کرتا تھا کیونکہ اس موسم میں اس کے شکار کے لئے دہلی کے چاروں طرف بیس بیس کوس کے راستے کی حفاظت کی جاتی تھی۔

بلبن کا معمول تھا کہ وہ شکار کے لئے اس وقت نکلتا جب تھوڑی سی رات باقی ہوتی اور دوسری رات کا دو تہائی حصہ جب گزر جاتا تو وہ شکار گاہ سے اپنی قیام گاہ پر واپس آجاتا تھا۔ اس کے ساتھ ہمیشہ ایک ہزار سوار اور ایک ہزار پیادہ تیر انداز ہوا کرتے تھے جن کے تمام اخراجات شاہی خزانے سے ادا کیے جاتے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ جب ہلاکو خان نے بلبن کے اس شوق کی تفصیل سنی تو اس موقع پر ہلاکو خان نے اپنے امراء کو مخاطب کر کے بلبن سے متعلق کہا تھا۔

aiourdubooks.net

''بلبن ایک تجربہ کار اور عاقبت اندیش بادشاہ ہے بظاہر تو وہ شکار کا شوق کرتا ہے لیکن دراصل اس صورت سے وہ سواری کی ورزش اور اپنے لشکر کی حفاظت کرتا ہے۔''

سلطان غیاث الدین بلبن نے جب ہلاکو خان کی یہ باتیں سنیں تو وہ اس کی عقل مندی اور شعور کا بے حد معترف ہوا اور کہنے لگا۔

''فرمانروائی اور سیاست کے قواعد وضوابط وہی شخص بہتر طور پر جان سکتا ہے جس نے اپنی تلوار کے بل بوتے پر جہاں بانی کی ہو۔''

تخت نشین ہونے کے بعد جب غیاث الدین بلبن نے سلطنت کے اندرونی حالات پر کافی حد تک قابو پالیا اور نظم ونسق درست کرلیا اور اس کی سلطنت کی بنیادیں بھی کافی مضبوط اور مستحکم ہوگئیں تب اس کے پاس سرکردہ سالار اور امراء اس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپس میں صلاح ومشورہ کرنے کے بعد انہوں نے اپنا ایک نمائندہ مقرر کرلیا تا کہ غیاث الدین بلبن سے گفتگو کرے اس نمائندے نے بلبن کو مخاطب کر کے کہا۔

سلطان محترم قطب الدین ایبک اور سلطان شمس الدین التمش کے دور حکومت میں گجرات اور مالوں کے علاقے دہلی کی مسلمان سلطنت میں ہوا کرتے تھے لیکن شمس الدین التمش کے بعد یہ علاقے خودسر ہوگئے ہیں بغاوت اور سرکشی پر اترنے کے بعد یہ اپنے آپ کو خود مختار خیال کرنے لگے تھے۔

ان حالات میں یہی مناسب ہے کہ ملک کے اندرونی حالات اور انتظامات کو تو اب استحکام نصیب ہو چکا ہے لہٰذا ان دونوں خودسر علاقوں پر حملہ

aiourdubooks.net

آور ہو کر انہیں پہلے کی طرح اپنی سلطنت میں شامل کرنا چاہیئے۔

اپنے ان امراء کا یہ مشورہ سن کر بلبن انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"جو کچھ تم لوگ کہتے ہو یہ درست ہے لیکن تم جانتے ہو ان دنوں ہندوستان کے حالات درست نہیں ہیں شمال مغرب کی طرف سے منگول بار بار نمودار ہو کر ہندوستان پر حملہ آور ہو رہے ہیں، چھاپے مارتے ہیں، بار بار لوٹ مار کا بازار گرم کرتے ہیں، اس صورت حال میں دہلی سے نکلنا اور دور دراز علاقوں کو فتح کرنے کے لئے دارالسلطنت کو محافظوں سے خالی کرنا بعید از دانشمندی ہے اور تم یہ بھی دیکھتے ہو کہ ان حملہ آور منگولوں نے ہندوستان کے ایک علاقے میں قیام بھی کر لیا ہے۔ اس طرح وہ اپنی طاقت اور قوت میں اضافہ کر رہے ہیں لہٰذا اس وقت یہی مناسب ہے کہ اپنی سلطنت کی حدود میں رہ کر ہی دشمنوں سے اپنے علاقوں کو محفوظ رکھا جائے اور جب دیکھا جائے کہ کوئی دشمن آس پاس حملہ آور ہونے کے لئے موجود نہیں ہے تو پھر نئے علاقوں کو فتح کرنے کا ارادہ کرنا چاہیئے۔

بلبن کے سارے امراء نے غیاث الدین بلبن کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا۔ انہیں دنوں سلطان غیاث الدین بلبن کو ایک اچھی خبر بھی ملی جس کی وجہ سے اس نے فتح اور کامیابی کا جشن منانے کا حکم دیا۔

یہ خوشخبری کچھ اس طرح تھی کہ لکھنوتی کے حاکم تاتار خان نے سلطان غیاث الدین بلبن کی اطاعت اور فرمانبرداری قبول کرنے کا پیغام بھیجا۔ تاتار خان ارسلان خان کا بیٹا تھا اور اس نے سلطان ناصر الدین محمود کے زمانے میں

aiourdubooks.net

سرکشی اور بغاوت اختیار کی تھی۔

فرماں برداری کا رُخ اختیار کرتے ہوئے اس تاتار خان نے لکھنوتی سے سلطان غیاث الدین بلبن کی خدمت میں تریسٹھ ہاتھی اور دوسرے بے شمار تحائف سلطان کے لئے روانہ کیے اور آئندہ کے لئے سلطان کا مطیع اور فرمانبردار رہنے کا عہد کیا۔

سلطان غیاث الدین بلبن نے ان نذرانوں اور تحائف کو نیک خیال کر کے قبول کیا اور دہلی کے لوگوں کو حکم دیا کہ شہر کو پوری طرح سجا کر جشن کا سماں برپا کر دیں اور تاتار خان کے مطیع ہونے پر خوشیاں منائیں۔

اس موقع پر بلبن نے بڑے شوق سے دہلی کے بدایوں دروازے کے باہر چبوترۂ ناصری پر قیام کیا۔ بہت سے امراء اس کی خدمت میں حاضر ہوئے تحائف پیش کیئے ساتھ ہی اپنے امراء کو غیاث الدین بلبن نے خوب نوازا اور یوں بغیر کسی جدوجہد کے سلطان غیاث الدین بلبن نے تاتار خان کو اپنا اطاعت گزار بنا کر اسے اپنے نامی گرامی امراء کی صف میں شامل کر لیا تھا۔

تاتار خان کے اطاعت اور فرمانبرداری قبول کرنے کے بعد سلطان غیاث الدین کے خلاف کئی علاقوں میں کچھ سرکش اور باغی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

پہلی سرکشی اور بغاوت میواتیوں کی طرف سے اٹھی، سلطان شمس الدین التمش کے جانشینوں کے زمانے میں میواتیوں کی ایک جماعت دہلی کے آس پاس کے علاقوں میں جو گھنے اور دور تک پھیلے ہوئے جنگل تھے ان میں چھپ

aiourdubooks.net

چھپا کر قتل و غارت کیا کرتی تھی۔ یہ سارے میواتی راتوں کو لوگوں کے گھروں میں زبردستی گھس جاتے، مال و اسباب اٹھا کر لے جاتے اور شہر کے آس پاس کی شاہراہوں کو بھی تباہ و برباد کرنے لگے تھے۔

یہاں تک کہ سوداگر اور تجارت پیشہ لوگ بھی ان لٹیروں کی دست و برد سے محفوظ نہ تھے۔

اکثر ایسا بھی ہوتا کہ میواتی دن دہاڑے شہر سے باہر کام کرنے والے لوگوں پر حملہ آور ہوتے اور انہیں اٹھا کر لے جاتے اور انہیں اذیتیں پہنچا پہنچا کر ان کے لواحقین سے مال وصول کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

انہی میواتیوں لٹیروں کے خوف اور ڈر کی وجہ سے لوگ شہر کے دروازے مغرب کے وقت بند کر لیا کرتے تھے۔ نماز عصر کے بعد کسی شخص کی ہمت نہ پڑتی تھی کہ وہ قبرستان جانے کی بھی جرأت کرے۔

سلطان غیاث الدین بلبن کو جب میواتیوں کی اس لوٹ مار اور رعایا کی مصیبتوں کا حال معلوم ہوا تو اس نے اس فتنہ پرداز اور مفسد گروہ سے نبٹنے کا تہیہ کر لیا تھا۔

ان لٹیروں کی تعداد ایک لاکھ سے بھی زائد بتائی جاتی تھی۔ بہر حال سلطان غیاث الدین بلبن ان پر حملہ آور ہونے کے لئے دہلی سے روانہ ہوا۔

سب سے پہلے سلطان غیاث الدین بلبن نے اس جگہ کا رُخ کیا جہاں جنگجو اور مسلح میواتی قیام کرتے تھے اور وہیں سے نکل کر لوٹ مار کا بازار گرم کرتے تھے۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ وہاں لگ بھگ ایک لاکھ مسلح میواتی موجود

aiourdubooks.net

تھے۔ سلطان غیاث الدین بلبن نے اس شدت اور سختی کے ساتھ ان پر حملہ آور ہو کر ان کا محاصرہ کر لیا کہ کسی کو اس نے بچ کر جانے نہ دیا اور ایک لاکھ باغی سرکش اور لٹیرے میواتیوں کو اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

ایسا کرنے کے بعد سلطان غیاث الدین بلبن نے اس جنگل کا رُخ کیا جس میں یہ لٹیرے رہائش رکھتے تھے اور لوٹ مار کا سارا سامان وہاں جمع کرتے تھے اپنے لشکریوں کی مدد سے سلطان غیاث الدین بلبن نے اس سارے جنگل کو کاٹ کر بالکل صاف کروا دیا اور زمین کو زراعت پیشہ لوگوں میں تقسیم کر دیا تاکہ وہ اس زمین میں ہل جوتیں اور فصلیں پیدا کر کے نا صرف ملک کو استحکام دیں بلکہ اپنی حالت بھی بہتر کر لیں۔ اس کے علاوہ سلطان غیاث الدین بلبن نے ان علاقوں میں جگہ جگہ چوکیاں مقرر کیں وہاں اپنے مسلح دستے مقرر کیے اور ان پر اچھے اور تجربہ کار سالار بھی اس نے مقرر کر دیئے تاکہ علاقے میں وہ امن وامان قائم رکھ سکیں۔

سلطان غیاث الدین بلبن میواتیوں کی اس بغاوت اور سرکشی سے فارغ ہوا ہی تھا کہ دوآبہ کے علاقے میں کچھ سرکش اور باغی اٹھ کھڑے ہوئے۔ سلطان غیاث الدین بلبن نے اس علاقے میں اپنے کچھ سالار اور امراء روانہ کیئے تاکہ وہ ان سرکشوں اور باغیوں کو ان کی بداعمالیوں کی سخت سزا دیں اور ان کا نام ونشان باقی نہ رہنے دیں۔

سلطان غیاث الدین بلبن کے ان سالاروں اور امراء نے سلطان کے حکم کی تعمیل کی۔ دوآبہ کے علاقوں میں جن لوگوں نے سرکشی کی تھی لوٹ مار کا بازار

aiourdubooks.net

گرم کیا تھا ان پر حملہ آور ہو کر ان کا خاتمہ کرتے ہوئے دوآبہ کے لوگوں کو مصیبت سے رہائی دلوائی۔ دوآبہ کے سرکشوں کو مطیع اور فرماں بردار کرنے اور ان میں سے اکثر کا خاتمہ کر کے سلطان غیاث الدین بلبن نے کٹیل، پٹیالی اور بھوجپور کا رُخ کیا۔ یہ مقامات بدایوں اور فرخ آباد کے ضلعوں میں شامل تھے اور یہاں بھی ان گنت لٹیروں اور سرکشوں نے باغیانہ رویہ اپنا لیا تھا۔

سلطان غیاث الدین بلبن اس طرح ان کی طرف بڑھا جس طرح ان میواتیوں پر حملہ آور ہو کر ان کا خاتمہ کیا تھا۔ یہاں بھی اس نے یہی طریقہ کار استعمال کیا اور مؤرخین لکھتے ہیں کہ ان تینوں مقامات پر سلطان غیاث الدین بلبن نے ان گنت سرکشوں اور باغیوں کو تہہ تیغ کر کے رعایا کے امن اور سکون کا سامان کیا۔ بہت سے باغیوں کو ان کے بیوی بچوں سمیت گرفتار کر لیا گیا اور انہیں غلام بنا لیا گیا۔ ان علاقوں کے لٹیروں اور غارت گروں کے خاتمے کے بعد جون پور سے بنگال تک کی ساری شاہراہیں اور راستے تمام خطروں سے پاک اور صاف ہو گئے تھے ان علاقوں میں باغیوں کا خاتمہ کرنے کے بعد سلطان غیاث الدین بلبن نے کٹیل، بھوجپور اور پٹیالی میں مسجدیں اور قلعے تعمیر کروائے۔ وہاں اس نے اپنے کچھ لشکری متعین کیے کچھ سالار بھی رکھے تاکہ آنے والے دور میں پہلے جیسے حالات پیدا نہ ہو سکیں۔

ان سرکشوں کا خاتمہ کرنے کے بعد سلطان غیاث الدین بلبن دہلی پہنچا ہی تھا کہ اسے اس کے مخبروں نے اطلاع دی کہ بدایوں اور امروہہ کے حاکم نے بغاوت کا اعلان کر دیا ہے اور سرکشی پر اتر آیا ہے۔ یہ خبر ملتے ہی سلطان غیاث

aiourdubooks.net

الدین بلبن نے وقت ضائع نہ کیا فوراً اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور بڑی برق رفتاری سے بدایوں اور امروہہ کی بغاوت کو ختم کرنے کے لئے روانہ ہوا۔

سلطان غیاث الدین بلبن نے دریائے گنگا کو عبور کیا اس کے بعد وہ دشمن پر ضرب لگانے کے لئے آگے بڑھا۔ پہلے اس نے امروہہ کا رُخ کیا یہاں جس قدر باغی تھے ان کا قتل عام کرنے کے بعد وہ شہر میں داخل ہوا شہر میں جس جس نے بھی باغیوں کا ساتھ دیا تھا سلطان غیاث الدین بلبن نے ان کے قتل کا حکم دے دیا یہ حکم ملتے ہی لشکری باغیوں پر ٹوٹ پڑے اور ان کی قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو گیا صرف عورتوں اور بچوں کو ہاتھ نہ لگایا گیا۔

ان دونوں شہروں میں سلطان غیاث الدین بلبن نے اس قدر سختی کے ساتھ حملہ آور ہو کر باغیوں کا خاتمہ کیا کہ اس کے دورِ حکومت سے لے کر سلطان جلال الدین خلجی کے زمانے تک بدایوں، سنبھل اور امروہہ کے علاقوں میں کسی سرکش اور باغی کا نام سنائی نہ دیا۔ اس طرح ان علاقوں کی بغاوت کو ختم کرنے کے بعد سلطان غیاث الدین بلبن بخیر و خوبی اپنے لشکر کے ساتھ واپس دہلی کی طرف چلا گیا تھا۔

aiourdubooks.net

سلطان غیاث الدین بلبن امروہہ اور بدایوں کے سرکشوں کا خاتمہ کرنے کے بعد دہلی پہنچا ہی تھا کہ اس کے لئے ایک اور مصیبت اُٹھ کھڑی ہوئی۔ کوہ پایہ کے علاقے میں سلطان کے خلاف بغاوت اور سرکشی کی ایک لہر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے ختم کرنے کے لئے سلطان بڑی تیزی سے کوہ پایہ کی طرف بڑھا۔

وہاں پہنچ کر سلطان غیاث الدین بلبن نے باغیوں، شر پسندوں اور سرکشوں کی خوب خبر لی۔ چاروں طرف سے انہیں گھیر کر ایک طرح سے سلطان نے ان کا قتل عام شروع کر دیا تھا مؤرخین لکھتے ہیں کہ پورے دو سال تک سلطان غیاث الدین بلبن اسی علاقے میں رہا اور وہاں سے بے شمار مالِ غنیمت سلطان کے ہاتھ لگا۔ اس مال غنیمت میں ان گنت گھوڑے بھی تھے جو لشکر کے سواروں کے کام آنے کے تھے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان علاقوں سے سلطان غیاث الدین کے ہاتھ اس قدر گھوڑے لگے کہ ان گھوڑوں کے ملنے کی وجہ سے سلطان کی سلطنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ گھوڑا تمیں سے چالیس سکے رائج الوقت میں فروخت ہونا شروع ہو گیا تھا۔ یہاں بھی سرکشوں کا خاتمہ کرنے کے بعد سلطان واپس دہلی کی طرف چلا گیا تھا۔

سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد میں یہ دستور تھا کہ جب بادشاہ کسی مہم

aiourdubooks.net

کسی جنگ یا کسی سفر سے لوٹتا تو دہلی شہر کے سارے بڑے بڑے اور سرکردہ امراء اراکین سلطنت اور دیگر اہم شخصیتیں دہلی شہر سے تین منزل دور ہی سلطان کی پیشوائی کے لئے جاتے اور سلطان کو لے کر شہر میں داخل ہوتے۔ اس موقع پر شہر کو بڑے عمدہ طریقے اور سلیقے سے سجایا جاتا تھا بادشاہ کے صحیح وسلامت لوٹنے کی خوشی میں شہر کے اندر جشن کا سماں برپا کیا جاتا تھا اور بڑے بڑے امیر اور اراکین سلطنت اور صاحب ثروت لوگ جو رقوم بادشاہ سے صدقے کی جاتی تھی ان کو یکجا کر کے انہیں عموماً فقراء اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔

اس مہم کے بعد چند یوم تک سلطان غیاث الدین بلبن نے دہلی میں قیام کیا۔ اس کے بعد اس نے لاہور کا رُخ کیا اس لئے کہ منگولوں کی بار بار کی یورش نے ان علاقوں میں ایک تباہی اور بربادی کا سماں برپا کر دیا تھا۔ منگول بار بار ملتان اور لاہور پر حملہ آور ہوتے تھے ان حملوں کے دوران لاہور کے قلعے اور گرد ونواح کے علاقے کو بھی نقصان پہنچا تھا لہٰذا ان کی تلافی کرنے کے لئے سلطان غیاث الدین بلبن لاہور پہنچا۔ سب سے پہلے اس نے لاہور کے قلعے کی طرف توجہ دی اور قلعے کو منگولوں کی وجہ سے جو نقصان پہنچا تھا اس کی مرمت اور تعمیر کا کام کیا۔ اس کے بعد شہر کی نواحی آبادی کو جو حملہ آور منگولوں کی لوٹ مار کی وجہ سے ویران کر کے نقصان پہنچایا تھا اس کی بھی اس نے خوب تلافی کی اس کے بعد وہ دہلی کی طرف لوٹ گیا تھا۔

دہلی پہنچنے کے بعد سلطان غیاث الدین بلبن کو ایک عجیب وغریب واقعہ پیش آیا۔ اس لئے کہ کچھ امراء اور سالار اس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

aiourdubooks.net

سلطان غیاث الدین پر انہوں نے انکشاف کیا کہ شاہی لشکر میں بہت سے لشکری ایسے ہیں جو عملی طور پر اپنی ضعیف العمری کی وجہ سے جنگوں میں حصہ نہیں لیتے اور وہ لشکر سے علیحدہ تو نہیں ہوتے اور ضعیف العمری کی وجہ سے وہ جنگ وجدل کے کام تو اور کر نہیں سکتے اس وجہ سے یہ لشکری اپنے سرداروں اور سالاروں کو تھوڑی سی رقم دے کر اپنے گھر بیٹھے رہتے ہیں اور جنگ میں شرکت نہیں کرتے۔

اس انکشاف پر بلبن کو بڑا دکھ اور افسوس ہوا اس نے حکم دیا کہ ایسے تمام لشکریوں کو لشکر سے علیحدہ کر دیا جائے۔

سلطان غیاث الدین بلبن کا یہ حکم جاری ہوتے ہی لشکر میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ ان معذور لشکریوں میں سے چند معتبر اشخاص بہت سے گراں تحفے تحائف لے کر دہلی کے کوتوال ملک فخر الدین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سے رو رو کر اپنا حال بیان کیا۔

انہوں نے کوتوال پر یہ بھی انکشاف کیا کہ ہمیں کیا خبر تھی کہ ہمیں یوں ایک دم لشکر سے نکال باہر کر دیا جائے گا اور ضعیف العمری میں ہم لوگوں پر ایسی مصیبت نازل ہوگی اور ہم دھکے کھانے پر مجبور ہو جائیں گے اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ ضعیف العمری میں ہم سے یہ سلوک کیا جائے گا تو اپنی جوانی کے دور میں جو مال غنیمت ہمیں ملتا رہا اس میں سے کچھ پس انداز کر لیتے جو آج اس بڑھاپے اور ضعیف العمری میں ہمارے کام آتا۔

ان ضعیف العمر لشکریوں نے کوتوال ملک فخر الدین سے التجا کی کہ وہ ان کا

aiourdubooks.net

WWW.AIOURDUBOOKS.COM

ضروری التماس!

معزز خواتین وحضرات!

www.aiourdubooks.net کو پسند کرنے کے لئے آپ سب کا بہت بہت شکریہ! ہماری ویب سائیٹ کا مقصد علم وادب کی ترقی وترویج ہے۔ جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ کتابیں پڑھنے کا شوق دن بدن کم سے کم تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس امر کی کئی وجوہات ہیں لیکن سب سے بنیادی وجہ کتابوں کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں۔ ہمارا اولین مقصد عوام الناس کو اعلیٰ کتابیں اور وہ بھی مفت فراہم کرنا ہے۔ امید ہے آپ سب ہمارے اس عظیم مقصد کی تائید کرتے ہیں۔ ہم (www.aiourdubooks.net) آپ کو نیٹ کی وسیع دنیا سے ہر قسم کی کتابیں فراہم کرتے ہیں۔ ہم بلا معاوضہ آپ کی اور علم وادب کی یہ خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم آپ سے درج ذیل باتوں کی توقع کرتے ہیں۔

۱۔ برائے مہربانی www.aiourdubooks.net کا نام اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ تاکہ اگر کسی وجہ سے سائیٹ گوگل میں نہ بھی ملے تو با آسانی ہماری سائیٹ تک پہنچ سکیں۔

۲۔ اگر کوئی کتاب پسند آئے تو اسے Share ضرور کریں تاکہ اور دوست احباب بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

۳۔ اس کے علاوہ آپ ہماری سائیٹ چھوڑنے سے پہلے شکریہ ادا کرتے جائیں تو ہم اس کے لئے شکر گزار ہوں گے۔

منجانب:۔

انتظامیہ: www.aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

معاملہ سلطان کے سامنے پیش کرے اور کوشش کرے کہ سلطان ایسے ضعیف العمر لشکریوں کے گزر بسر کا کوئی اہتمام کر دے۔

ملک فخر الدین بڑا محتاط قسم کا آدمی تھا اس نے ان لشکریوں سے کہا جو تحفے تحائف تم لے کر آئے ہو یہ واپس لے جاؤ میں انہیں قبول نہیں کروں گا۔ اس نے ان پر یہ بھی انکشاف کیا کہ اگر میں تمہارے تحفوں کو قبول کر لیتا ہوں تو یاد رکھنا ان کی خبر فی الفور سلطان غیاث الدین تک پہنچ جائے گی اور مجھ پر یہ الزام لگے گا کہ میں نے تم لوگوں سے رشوت قبول کی ہے بہر حال تم اپنے گھروں کو چلے جاؤ کوئی مناسب موقع ملا تو میں تمہارا معاملہ سلطان کے سامنے پیش ضرور کروں گا۔

کوتوال فخر الدین نے ان ضعیف العمر لشکریوں کو تو فارغ کر دیا اور خود حسب معمول شاہی دربار میں چلا گیا۔ فخر الدین دربار میں اپنی جگہ پر ان لوگوں کی وجہ سے فکر مند اور پریشان بیٹھا ہوا تھا کہ سلطان غیاث الدین بلبن نے اس کی طرف دیکھا اور فخر الدین سے اس کی پریشانی اور فکر مندی کی وجہ کا سبب پوچھ لیا۔

اس تجربہ کار امیر نے عرض کیا۔

"مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ سلطنت میں ضعیف العمر لوگوں کی گزارشات پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی یہ دیکھ کر مجھے تشویش ہے کہ اگر قیامت کے روز رحمت الٰہی نے بھی بوڑھوں کو اپنے کرم سے محروم کر دیا تو پھر میرے جیسے شخص کا کیا حال ہوگا۔"

aiourdubooks.net

مؤرخین لکھتے ہیں کہ کوتوال ملک فخر الدین کے ان الفاظ پر بلبن چونک اٹھا۔ وہ فخر الدین کا مطلب سمجھ گیا تھا اور زار وقطار رونے لگا پھر جب سلطان سنبھلا تو اس نے جو سب سے پہلے حکم دیا وہ یہ تھا کہ تمام معزول شدہ لشکریوں کو بحال کیا جائے اور انہیں ان کا پورا روزینہ باقاعدگی سے ادا کیا جاتا رہے۔

ان ہی دنوں سلطان غیاث الدین بلبن کو ایک صدمہ بھی پہنچا اور وہ اس طرح کہ اس کا چچازاد بھائی شیر خان جسے ترکان خواجہ تاش بھی کہہ کر مخاطب کیا جاتا تھا وہ فوت ہوگیا۔ شیر خان سلطان ناصر الدین محمود کے عہد سے لاہور، ملتان، بھیرہ، سرہند، دیپال پور اور اس پاس کے تمام علاقوں کا حاکم تھا یہ سارے منگولوں کے حملوں اور ان کی ہنگامہ آرائیوں کی زد میں آتے تھے۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ شیر خان انتہا درجہ کا بہادر، جرأت مند اور جنگ کا وسیع تجربہ رکھنے والا تھا۔ وہ جب تک زندہ رہا پنجاب کی سرحدیں منگولوں کی شورش ان کی غارت گری اور حملوں سے محفوظ رہیں لیکن اس شیر کی آنکھیں بند ہوتے ہی سوئے ہوئے فتنے جاگ اُٹھے منگولوں نے سر اُٹھایا اور پنجاب کی سرحدوں پر ایک بار پھر انہوں نے لوٹ مار کا بازار گرم کردیا تھا۔

ان ہی دنوں سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنے بیٹے محمد سلطان کو اپنا ولی عہد مقرر کیا اور اسے شاہی لوازمات سے بھی سرفراز کیا۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ سلطان غیاث الدین بلبن کے دور میں تین ایسے امراء نے بے حد شہرت پائی جن کے نام کے ساتھ لفظ محمد لگتا تھا ان میں سے پہلا محمد کشیل خان تھا یہ بہترین تیغ زن، طاقت اور قوت میں لاجواب نیزہ بازی اور

aiourdubooks.net

بہادری اور دوسری صفات میں بھی بے نظیر تھا اس کے ان اوصاف کی وجہ سے دور دور تک اس کی شہرت تھی اور اسے اپنی مثال آپ سمجھا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس محمد کشیل خان کی اعلیٰ صفات اور شہرت سن سن کر منگول فرماں رواؤں کو ہمیشہ یہی خواہش رہی کہ یہ شخص ان کے دربار کی زیب و زینت بنے۔

دوسرا شخص جس کے نام کے ساتھ محمد لگتا تھا اور اس نے بڑی شہرت حاصل کی وہ علاؤ الدین محمد تھا۔

یہ سلطان غیاث الدین کا بھتیجا تھا۔ یہ انتہا درجہ کا نیک نام محفل آرائی اور جود و سخا میں اپنے عہد کا حاتم خیال کیا جاتا تھا۔

مصر، شام، بغداد، عراق، خراسان، ترکستان اور ماورالنہر وغیرہ سے بہت سے فضلا، شعراء اور مستحقین اس کی سخاوت کی شہرت سن سن کر ہندوستان آتے اور انعام و اکرام سے مالا مال ہو کر اپنے وطن واپس جاتے تھے۔

اس علاؤ الدین محمد کی بخشش اور سخاوت نے ان دنوں تمام دنیا میں اسے مشہور اور ہر دل عزیز بنا دیا تھا مؤرخین تحریر کرتے ہیں جب بلبن کو اس کی قابلیت اور خصوصیات کا علم ہوا تو اس نے اس نوجوان کو ایک اعلیٰ منصب پر سرفراز کیا اور بعد میں اسے ایک صوبے کا والی بھی مقرر کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ ایک بار ایک شاعر خواجہ شمس الدین نے علاؤ الدین محمد کی مدح میں چند اشعار لکھے اور سلطان غیاث الدین بلبن کے درباری مطربوں کو دیئے تا کہ جشن کے روز جب سب لوگ جمع ہوں تو وہ اشعار ان کے سامنے پڑھیں۔

aiourdubooks.net

ان مطربوں نے خواجہ شمس الدین کی ہدایت کے مطابق شاہی دربار میں وہ اشعار گا کر سنائے اس محفل میں علاؤ الدین محمد بھی موجود تھا۔

محفل کے اختتام پر اس نے مطربوں سے پوچھا یہ اشعار کس نے لکھے ہیں جواب ملا کہ یہ اشعار خواجہ شمس الدین نے لکھے ہیں یہ سن کر علاؤ الدین محمد اپنے گھر گیا خواجہ شمس الدین کو بلایا اور اس قدر مال و دولت اس کے حوالے کیا کہ اسے مالا مال کر کے رکھ دیا۔

محمد نام کا تیسرا شخص جس نے سلطان غیاث الدین کے دور میں بڑی شہرت پائی وہ سلطان غیاث الدین کا بیٹا محمد سلطان خان تھا۔ یہ شہزادہ سلطان غیاث الدین بلبن کو بڑا محبوب تھا اور وہ اپنے بیٹوں میں سب سے زیادہ اسے ہی پسند کرتا تھا۔ اس لئے کہ وہ تمام عمدہ صفات اور پسندیدہ عادات جو کسی شخص میں ہونی چاہئیں اس میں تھیں۔ محمد سلطان خان عقل و خرد اور ہنر میں بلاشبہ اپنے زمانے کا بہترین آدمی خیال کیا جاتا تھا۔ اس کی محفل میں ہمیشہ نامی گرامی علماء اور فضلا اور بڑے بڑے شاعر شرکت کیا کرتے تھے اور اپنے ہمدردوں اور خواہوں سے ہمیشہ لطف و کرم سے پیش آیا کرتا تھا۔

اس کی سخاوت اور نوازشات صرف ایسے ہی لوگوں تک محدود نہیں کہ وہ مستحقوں اور ہنرمندوں کی بڑی امداد کرتا تھا امیر خسرو اور خواجہ حسن جیسی ہستیاں اسی محمد سلطان کی محفل کی رونق تھیں ان دونوں بزرگوں نے محمد سلطان خان کی ملازمت میں ملتان میں پورے پانچ سال بسر کیے۔ محمد خان ان دونوں کی سب سے زیادہ عزت اور حوصلہ افزائی کرتا تھا۔

aiourdubooks.net

نے اس بیاض کو دیکھا۔ اس کے اشعار اپنی بیاضوں میں نقل کیے اور سب نے محمد سلطان جیسے فاضل روزگار اور علم دوست شخص کی بے وقت موت پر افسوس کا اظہار کیا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس زمانے میں محمد سلطان خان کا قیام ملتان میں تھا اس زمانے میں ایک بزرگ شیخ عثمان ترمذی جو اپنے دور کے بڑے عالم خیال کیئے جاتے تھے اتفاق سے ملتان تشریف لائے اور سلطان خان نے ان کی بڑی تعظیم کی اور خاطر تواضع کی۔ ساتھ ہی ان کی خدمت میں تحائف اور ہدیات پیش کیے اور بڑی عاجزی سے انہیں ملتان میں قیام کرنے کے لئے کہا۔

لیکن اپنی چند مجبوریوں کی وجہ سے شیخ عثمان ترمذی ملتان میں قیام تو نہ کر سکے واپس چلے گئے اور واپس جاتے ہوئے سلطان خان نے انہیں بڑا نوازا۔ کہتے ہیں جن دنوں شیخ عثمان ترمذی ملتان میں قیام کیے ہوئے تھے ان دنوں ایک محفل میں جبکہ شیخ عثمان ترمذی اور محمد سلطان موجود تھے اس محفل میں بہاؤالدین زکریا کے صاحب زادے شیخ صدرالدین بھی موجود تھے۔

اس محفل میں کچھ عربی اشعار پڑھے گئے اتفاق سے کوئی ایک شعر سن کر ان بزرگوں پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور ان کے ساتھ ساری محفل کھڑی ہوگئی۔ محمد سلطان جو ملتان کا حاکم تھا وہ بھی اہل محفل کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور دست بدستہ اس وقت تک کھڑا رہا جب تک ان بزرگوں کو سکون حاصل نہ ہوا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص محمد سلطان کی مجلس میں کوئی نصیحت آمیز اشعار پڑھتا تو وہ دنیا کے خیال کو نکال کر بڑی توجہ سے اس شعر کو سنتا اور شعر کے

aiourdubooks.net

ہدایات یہاں سے بھیجی جائیں اسی کے مطابق عمل کرنا۔''

بلبن نے اپنے بیٹے بغرا خان سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر اس نے شراب نوشی کی بری عادت ڈالی یا اسے کسی نے یہ خبر دے دی کہ تم شراب پینے لگ گئے ہو تو یاد رکھنا میں تمہیں تمہارے عہدے سے معزول کر دوں گا اور آئندہ کبھی کوئی ذمہ داری کا کام تمہارے حوالے نہ کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تم ہمیشہ میری نگاہوں میں ذلیل وخوار ہو کر رہو گے۔

بغرا خان بڑا قابل، بڑا صلح جو، بڑا فرمانبردار بیٹا تھا۔ اس نے ہمیشہ اپنے باپ کی نصیحتوں کو یاد رکھا اور ان پر عمل کیا سلطان غیاث الدین بلبن کے اس بیٹے نے ہمیشہ عیش وعشرت سے الگ رہ کر بڑی سمجھ داری کے ساتھ حکومت کے فرائض کو سر انجام دینا شروع کیا اور ہندوستان کو منگولوں کی ہنگامہ آرائی سے بچائے رکھا۔ بغرا خان نے اپنے دوسرے بھائی محمد سلطان خان سے مشورہ کیا جو ان دنوں ملتان کا حاکم تھا اور آپس میں یہ طے کیا کہ اگر منگول ہندوستان پر لشکر کشی کریں تو ملتان سے محمد سلطان خان اپنے لشکر کو لے کر نکلے، سمانہ سے بغرا خان اپنے لشکر کے ساتھ نکل کھڑا ہو گا اور دہلی سے ان کا ایک امیر ملک باربک اٹھے گا تینوں اپنے اپنے لشکر کو لے کر نکلیں گے اور دریائے بیاس کے کنارے جہاں اب سلطان پور کا قصبہ آباد ہے وہاں جمع ہو کر اپنی متحدہ قوت۔ سے منگولوں پر حملہ آور ہو کر انہیں مار بھگایا کریں گے۔

aiourdubooks.net

ہندوستان میں جب سلطان غیاث الدین بلبن کی حکومت کو استحکام اور قوت نصیب ہوئی اور حکومت کی بنیادیں پوری طرح مضبوط ہو گئیں اور ہر کام سلطان غیاث الدین بلبن کی خواہش اور مرضی سے انجام پانے لگا تو دفعتاً سلطان غیاث الدین بلبن کے لئے ایک نیا حادثہ اور نئی صورتحال اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ یہ کہ لکھنوتی کے والی طغرل نے سرکشی اور بغاوت کھڑی کر دی تھی۔

طغرل بنیادی طور پر سلطان غیاث الدین کے غلاموں میں سے ایک تھا بڑا شجاع، بڑا بہادر اور جنگ کا وسیع تجربہ رکھنے والا تھا۔

اس نے سوچا کہ لکھنوتی میں پڑے پڑے اس کی ہنر مندی، اس کی شجاعت اور جرأت مندی کو تو زنگ لگ جائے گا لہٰذا کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے لہٰذا سلطان غیاث الدین بلبن سے اجازت لیے بغیر وہ جاجنگر کے راجہ پر حملہ آور ہوا راجہ کو اس نے بدترین شکست دی اور وہاں سے بے شمار مال غنیمت ہاتھی اور گھوڑے اس کے ہاتھوں میں آئے۔

ان دنوں اتفاق کی بات ہے سلطان غیاث الدین بلبن بیمار تھا طغرل نے یہ سوچا کہ سلطان غیاث الدین بوڑھا تو ہے ہی بیمار بھی ہو چکا ہے جبکہ اس کے

aiourdubooks.net

دونوں بیٹے محمد سلطان خان اور بغرا خان دہلی کے سالار بار بک کے ساتھ مل کر منگولوں کے خلاف معرکہ آرائیوں میں مصروف رہتے ہیں اور انہیں وہاں سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ اس بناء پر اس نے پَر پرزے نکالے اور راجہ پر حملہ آور ہونے کے بعد جو مال غنیمت اسے ملا اس مال غنیمت میں سے جو حصہ بادشاہ کا بنتا تھا وہ سلطان غیاث الدین کی طرف بھجوانے کے بجائے اس نے وہ حصہ غصب کرلیا۔

اس دوران سلطان غیاث الدین بلبن پر بیماری نے شدید حملہ کیا اور وہ اتنا کمزور ہوگیا کہ لگ بھگ ایک مہینے تک وہ اپنی رہائش گاہ سے باہر ہی نہ نکل سکا۔

سلطان کی اس حالت کی وجہ سے لوگوں میں یہ مشہور ہوگیا کہ سلطان غیاث الدین بلبن کا انتقال ہوگیا ہے۔

لکھنوتی کے بغاوت پر آمادہ والی طغرل نے جب یہ بے بنیاد خبر سنی تو اس نے فوراً اپنی نمک حرامی کا عملی مظاہرہ کیا اور ایک زبردست لشکر جمع کر کے لکھنوتی پر اس نے آزادانہ حکومت قائم کرلی۔ اس بے وفا غلام نے اپنے لئے ویسا ہی سرخ چتر بنایا جو عموماً بادشاہ اپنے سر پر سایہ رکھنے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے اور طغرل کے بجائے اس نے خود کو سلطان مغیث الدین کے نام سے لکھنوتی کا بادشاہ مشہور کیا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے علاقے میں اپنے نام کا سکہ اور خطبہ بھی جاری کروادیا۔

طغرل پوری طرح بغاوت پر اتر آیا چند ہی دن بعد سلطان غیاث الدین

aiourdubooks.net

بلبن بھی صحت یاب ہو گیا اور اس کی صحت یابی کی خبریں لکھنوتی میں پہنچنا شروع ہو گئیں۔ غیاث الدین بلبن کی صحت یابی کی خبر سن کر بھی طغرل راہ رست پر نہ آیا بغاوت پر قائم رہا بلکہ دھڑا دھڑ حملہ آور ہو کر اپنی طاقت اور قوت میں اس نے مزید اضافہ کرنے کی کوشش کی بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ طغرل جب سلطان غیاث الدین کی صحت یابی کی خبر سنے گا تو سیدھے راستے پر آ جائے گا لیکن بجائے سیدھے راستے پر آنے کے اور اپنی ناشائستہ حرکت پر نادم ہونے کے اس نے حسب سابق بغاوت ہی جاری رکھی۔

صحت یاب ہونے کے بعد بلبن نے سب سے پہلا کام یہی کیا کہ طغرل کی بغاوت کو ختم کرنے کا اہتمام کیا۔ بیماری کی حالت میں اسے طغرل کی بغاوت کی خبر ہو چکی تھی لیکن اپنی بیماری کی وجہ سے خاموش رہا۔ صحت یاب ہونے کے بعد اس نے سب سے پہلے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور اپنے ایک سالار امین خان کو اس لشکر کا سپہ سالار بنایا۔ امین خان کا اصل نام ملک الپتگین اور امین خان اس کا لقب تھا اسے لشکر دے کر بلبن نے لکھنوتی کی طرف روانہ کیا اور ساتھ ہی اسے لکھنوتی کا حاکم بھی مقرر کر دیا اس کے علاوہ سلطان بلبن نے اپنے دو بہترین سپہ سالاروں جمال الدین قندھاری اور ملک تاج الدین کو بھی الپتگین کے نائب کی حیثیت سے لشکر میں شامل کر دیا۔ اس طرح امین خان، تاج الدین اور جلال الدین قندھاری لشکر لے کر بڑی تیزی سے لکھنوتی کی طرف بڑھے تاکہ طغرل کی بغاوت کو ختم کیا جا سکے۔

سلطان غیاث الدین بلبن کے یہ تینوں سالار اپنے لشکر کو لے کر جب

aiourdubooks.net

سرجو کے مقام پر پہنچے۔ سرجو کا یہ مقام ان دنوں آب سرد کہلاتا تھا اور یہ ایک ندی کے کنارے واقع تھا اور یہ ندی ضلع بہرائچ سے نکل کر دریائے گھاگرا میں جا کر گرتی تھی اور ندی کا نام بھی آب سرد تھا۔

طغرل نے بغاوت کے دوران مختلف علاقوں پر حملہ آور ہو کر کافی مال و دولت جمع کر لی تھی اور پھر سلطان غیاث الدین بلبن کی بیماری کے عرصے سے بھی اس نے خوب فائدہ اٹھایا تھا کیونکہ بیماری کی وجہ سے سلطان غیاث الدین بلبن فی الفور اس کے خلاف حرکت میں نہ آسکا تھا جس کی بناء پر طغرل نے بغاوت کرنے کے بعد آس پاس کے علاقوں پر بھی حملہ آور ہو کر خوب مال و دولت اور سونا چاندی جمع کر لیا تھا۔

جس وقت امین خان، تاج الدین اور جلال الدین قندھاری اپنے لشکر کو لے کر سرجو کے مقام پر پہنچے تو آب سرد نام کی ندی کو عبور کر کے انہوں نے لکھنوتی کا رخ کیا اتنی دیر تک طغرل بھی اپنے لشکر کو لے کر وہاں پہنچ چکا تھا۔

دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کیا۔ اس موقع پر طغرل نے بڑی سیاست اور عیاری سے کام لیا اسے خدشہ ہو گیا تھا کہ امین خان تاج الدین اور جلال الدین قندھاری کے مقابلے میں اسے شکست کا خطرہ ہے لہٰذا جو مال و دولت وہ اپنے ساتھ لے کر آیا تھا اسے اس نے امین خان کے لشکریوں اور سالاروں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ امین خان کے لشکر کے ایک بہت بڑے حصے کو طغرل نے اپنے ساتھ ملا لیا اور جب اس نے یہ اندازہ لگایا کہ غیاث الدین بلبن کے تینوں سالاروں کے لشکر کی اکثریت کو اس نے

aiourdubooks.net

اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور کچھ سالار بھی بھاری رقوم لے کر اندر ہی اندر اس کا ساتھ دینے پر آمادہ ہیں تب وہ اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا۔ زوردار حملے امین خان، تاج الدین اور جلال الدین قندھاری پر کیے انہیں بدترین شکست دی اور بھاگ جانے پر مجبور کیا۔

سلطان غیاث الدین بلبن کو جب امین خان، تاج الدین اور جمال الدین قندھاری کی شکست کی خبر ملی تو اسے بے حد دکھ اور رنج ہوا ساتھ ہی اسے یہ اطلاع دی گئی کہ طغرل نے مال و دولت اور سونا چاندی ڈھیروں کی صورت میں غیاث الدین کے لشکریوں میں تقسیم کر کے ان لشکریوں کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا تب سلطان غیاث الدین بلبن بڑا غضب ناک ہوا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے اس نے ایک اور لشکر تیار کیا اس لشکر کی کمانداری اس نے ایک ترک سالار ملک ترزی کو سونپی۔ ترزی لشکر لے کر نکلا جہاں پہلے لشکر کا مقابلہ ہوا تھا وہیں ترزی سے بھی طغرل نے مقابلہ کیا اور طغرل نے ملک ترزی کو بھی شکست دی۔

یوں طغرل کے پاس پہلے ہی آس پاس کے علاقوں پر حملہ آور ہونے کی وجہ سے دولت کے انبار لگے ہوئے تھے امین خان کے لشکر کو شکست دینے کے بعد اس کے پڑاؤ کی ہر چیز پر قبضہ کرنے کے بعد اس نے کافی مال و دولت جمع کر لیا تھا اور اب اس نے ملک ترزی کو شکست دینے کے بعد اس کے لشکر کی ہر چیز پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ یوں طغرل کی نا صرف عسکری طاقت اور قوت میں اضافہ ہوا بلکہ اس کے مال و دولت میں بھی خوب اضافہ ہو گیا تھا۔

سلطان غیاث الدین بلبن کو جب اپنے دوسرے سالار ملک ترزی کی

aiourdubooks.net

شکست کی خبر ملی تب وہ بڑا برہم ہوا خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا لیکن ہمت نہیں ہارا۔ بیماری کی کمزوری سے کسی حد تک وہ بہتر ہو چکا تھا لہٰذا اس بار اس نے کسی سالار کا انتخاب نہیں کیا خود لشکر لے کر نکلا۔ ساتھ ہی تیز رفتار قاصد اپنے بیٹے بغرا خان کی طرف روانہ کر دیئے کہ وہ بھی اپنے باپ سے آن ملے۔

سلطان غیاث الدین بلبن بڑی برق رفتاری سے شکار کا بہانہ کرتے ہوئے سمانہ پہنچا وہاں سمانہ شہر کے قریب سلطان غیاث الدین بلبن کا بیٹا بغرا خان بھی لشکر لے کر اپنے باپ سے آن ملا تھا۔

بغرا خان جہاں اپنے باپ کا انتہا درجہ کا وفادار، مطیع اور فرمانبردار اور نیک خو انسان تھا، وہاں جنگ کا بہترین تجربہ رکھتا تھا اور حرب وضرب کے سارے اصولوں سے بھی اسے خوب آگاہی تھی۔

یوں سلطان غیاث الدین بلبن اپنے بیٹے بغرا خان کو لے کر طغرل کی طرف بڑھا جن دنوں سلطان غیاث الدین بلبن طغرل کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا ان دنوں برسات کا موسم تھا چاروں طرف پانی ہی پانی تھا میدان جل تھل ہو گئے تھے دریائے گنگا طوفانی اور سیلابی حالت میں تھا لیکن سلطان غیاث الدین نے اپنی عالی ہمتی کی بناء پر اس تکلیف دہ موسم کا کوئی خیال نہ کیا۔ ان دنوں لگاتار بارشیں ہوتی رہیں۔ بارشوں کی وجہ سے لشکر کو راستے میں کئی کئی دن قیام کرنا پڑا اس لئے کہ چاروں طرف پانی ہی پانی تھا سلطان غیاث الدین بلبن ان سارے حالات کی پرواہ کیئے بغیر دریائے گنگا کے راستے لکھنوتی کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔

aiourdubooks.net

طغرل کو جب خبر ہوئی کہ اس بار کسی سالار کو بھیجنے کے بجائے سلطان غیاث الدین بلبن اس کا مقابلہ کرنے کے لئے خود روانہ ہوا ہے تب وہ پریشان ہوا۔ لکھنوتی سے نکل کر اپنے لشکر کے ساتھ وہ جاجنگر پہنچا وہاں اس نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کرلیا تھا۔ اسے خبر مل چکی تھی کہ سلطان غیاث الدین بلبن جاجنگر کا رُخ کرنے کے بجائے لکھنوتی کا رُخ کیے ہوئے ہے۔ اس بناء پر طغرل کا خیال تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں سلطان غیاث الدین بلبن لکھنوتی پر قبضہ کرے گا اور لکھنوتی پر قبضہ کرنے کے بعد سلطان جب جاجنگر کا رُخ کرے گا تو جاجنگر میں طغرل کا خیال تھا کہ وہ سلطان کو شکست دے گا اور سلطان کو شکست دینے کے بعد وہ دوبارہ لکھنوتی پر قابض ہو جائے گا۔

اسی دوران طغرل کو یہ خبریں بھی ملنا شروع ہو گئیں کہ سلطان غیاث الدین اس کے خلاف سخت غضب ناکی کی حالت میں ہے اور اس کے ساتھ ایسے لشکری اور سالار ہیں جن کے خلاف طغرل سونے چاندی اور رقوم کی تقسیم کا حربہ استعمال نہیں کر سکے گا۔ ساتھ ہی طغرل کو یہ بھی خبریں پہنچ گئی تھیں کہ سلطان غیاث الدین بلبن کا وفادار اور جانثار بیٹا بغرا خان بھی اپنے لشکر کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ مل چکا ہے اور دونوں باپ بیٹا لکھنوتی کا رخ کیے ہوئے ہیں۔ یہ صورت حال طغرل کے لئے پریشان کن تھی اس لئے کہ بغرا خان سے وہ اچھی طرح واقف تھا وہ جانتا تھا کہ بغرا خان اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گا جب تک بغرل کو شکست فاش نہ دے گا۔

اس موقع پر سلطان غیاث الدین بلبن نے بڑی عمدہ اور سود مند چال چلی

aiourdubooks.net

تھی۔ جاجنگر کا رُخ کرنے کے بجائے بڑی تیزی سے لکھنوتی کی طرف بڑھا لکھنوتی میں اس وقت جو طغرل کا چھوٹا سا لشکر تھا اس پر حملہ آور ہو کر سلطان غیاث الدین اور اس کے بیٹے بغرا خان نے اس کا خاتمہ کر دیا اور سلطان فاتح کی حیثیت سے لکھنوتی میں داخل ہوا۔

لکھنوتی میں چند روز قیام کرنے اور اپنی حالت درست کرنے کے بعد سلطان لکھنوتی سے نکلا، لکھنوتی سے روانہ ہوتے وقت سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنے لشکر کا ایک حصہ لکھنوتی میں چھوڑا۔ وہاں اپنے ایک سالار حسام الدین کو شہر کی حفاظت کے لئے مقرر کیا اور دوسرے سالار کو اس کے نائب کے طور پر مقرر کیا، جبکہ باقی لشکر کو لے کر سلطان غیاث الدین نکلا اور برسات کے موسم کی پروا کیئے بغیر بڑی برق رفتاری سے جاجنگر کی طرف بڑھا۔

سلطان غیاث الدین بلبن طغرل سے متعلق انتہائی غصے اور غضب ناکی کی حالت میں تھا جاجنگر کی طرف بڑھتے ہوئے سلطان غیاث الدین بلبن جب سنار گاؤں پہنچا تو یہاں اس نے ایک بہت بڑا فیصلہ کیا۔ سنار گاؤں ان دنوں ایک راجہ کے تحت تھا اس موقع پر سلطان غیاث الدین بلبن کو یہ شک گزرا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب وہ طغرل پر حملہ آور ہو تو اس کے ہاتھوں شکست دکھانے کے بعد طغرل کہیں اس راجہ کے ہاں پناہ نہ لے لے اور راجہ کی قوت کو بھی اپنے ساتھ ملا کر کوئی بڑی معرکہ آرائی کرنے کی کوشش نہ کرے۔

اس صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے سلطان غیاث الدین بلبن نے سنار گاؤں کے راجہ کے مرکزی شہر کا رُخ کیا۔ راجہ کو جب خبر ہوئی کہ ہندوستان کا

aiourdubooks.net

شہنشاہ غیاث الدین بلبن اس طرف کا رُخ کر رہا ہے تو وہ بڑا پریشان، بڑا فکر مند ہوا وہ اپنے شہر سے نکلا اپنے لواحقین اور امراء کے ساتھ سلطان غیاث الدین بلبن کی خدمت میں حاضر ہو کر نہ صرف بلبن کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہوا بلکہ اس نے بلبن سے وعدہ کیا کہ اگر سلطان کے ہاتھوں طغرل نے شکست کھا کر راجہ کے علاقے میں داخل ہو کر اپنی جان بچانے کی کوشش کی تو راجہ اسے گرفتار کر کے سلطان کی خدمت میں پیش کرے گا۔

سنار گاؤں کے راجہ کے اس رویے سے سلطان غیاث الدین بڑا خوش ہوا لہٰذا اسے اس کے حال پر چھوڑ کر مطمئن ہو کر آگے بڑھا۔

دوسری طرف جب طغرل کو یہ خبر ہوئی کہ سلطان غیاث الدین اس کا قلع قمع کرنے کے لئے نا صرف تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہا ہے بلکہ سنار گاؤں کا راجہ بھی سلطان کا مطیع اور فرماں بردار ہو گیا ہے اور اس نے سلطان سے وعدہ کیا ہے کہ اگر طغرل نے اس کے علاقوں میں داخل ہونے کی کوشش کی تو اسے گرفتار کر کے سلطان کے سامنے پیش کر دے گا۔

اس صورتِ کو طغرل نے اپنے لئے انتہا درجہ کا خطرناک خیال کیا۔ اس وقت اس نے جاجنگر کے نواح میں قیام کیا ہوا تھا اور جاجنگر شہر وہاں سے کافی فاصلے پر تھا۔

رونما ہونے والی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے طغرل اپنے لشکر کو لے کر جاجنگر شہر کی طرف کوچ کر گیا اس کا خیال تھا کہ وہ جاجنگر کی طرف جائے گا اور پہلے کوشش یہ کرے گا کہ قصبے کے اندر کہیں چھپ کر پناہ لے لے اور اگر ایسا

aiourdubooks.net

نہ ہوا تو شہر کے گردونواح میں جو جنگل تھے وہاں کوئی پناہ گاہ تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔

سلطان غیاث الدین بلبن ابھی جاجنگر سے کافی فاصلے پر ہی تھا کہ اس کی خدمت میں اس کے مخبر حاضر ہوئے اور ان مخبروں نے سلطان کو اطلاع دی کہ جس جگہ طغرل نے اپنے لشکر کے ساتھ قیام کیا ہوا تھا وہ وہاں سے بھاگ نکلا ہے کدھر گیا ہے کسی کو کچھ خبر نہیں۔

یہ صورت حال سلطان غیاث الدین کے لئے یقیناً تشویش ناک تھی وہ ہر صورت میں طغرل کو گرفتار کر کے اس کے کیئے کی سزا دینا چاہتا تھا۔ لہٰذا سلطان غیاث الدین نے اپنے ایک سالار ملک بار بیگ برلاس کو سات ہزار سواروں کے ساتھ مقرر کیا تاکہ وہ مقدمۃ الجیش کی حیثیت سے برق رفتاری کی ساتھ آگے بڑھے اور باغی طغرل کا سراغ لگانے کی کوشش کرے۔

ملک برلاس بڑی تیزی سے آگے بڑھا اس نے جگہ جگہ طغرل کو تلاش کرنے کی کوشش کی مگر طغرل اسے کہیں نہ ملا یہ صورت حال ملک برلاس کے لئے بھی مایوس کن تھی وہ ہر صورت میں طغرل کو تلاش کرنا چاہتا تھا وہ ناکام ہو کر سلطان غیاث الدین بلبن کے پاس نہیں جانا چاہتا تھا۔ جب طغرل اسے کہیں نہ ملا تو اس نے ایک کام کیا اس کے لشکر میں ایک بڑا تیز طرار ہونہار اور جفاکش سالار تھا نام اس کا ملک محمد تھا اور اسے ملک محمد تیر انداز کہہ کر پکارا جاتا تھا اور وہ کول شہر کا حاکم بھی تھا یہ وہی ملک محمد ہے جسے بعد میں طغرل کش کے لقب سے نوازا گیا تھا۔ ملک بار بیگ برلاس نے اپنے اس سالار کو چالیس سواروں کے

aiourdubooks.net

ساتھ ایک طرف بھیجا تا کہ وہ اس سمت باغی طغرل کو تلاش کرنے کی کوشش کرے۔

ملک محمد تیر انداز اپنے چالیس ساتھیوں کے ساتھ بڑی تیزی سے طغرل کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ اس نے کچھ فاصلہ طے کیا تھا کہ اسے اپنے سامنے سے بنیوں کا ایک گروہ آتا دکھائی دیا۔

بنیے جب ملک محمد تیر انداز کے قریب آئے تو اس نے ان سارے بنیوں کو گرفتار کر لیا اور انہیں ایک جگہ جمع کر کے آگے جانے کے لئے نا صرف ان سے راستے کی راہنمائی حاصل کرنا چاہی بلکہ طغرل کا اتہ پتہ دینے کے لئے اس نے انہیں خوب ڈرایا دھمکایا۔

لیکن ان بنیوں نے ملک محمد تیر انداز کو کوئی معقول جواب نہ دیا خاموشی اختیار کیے رکھی۔ ہر بنیا یہی کہنے لگا کہ ان کا طغرل سے کیا تعلق انہوں نے نہ کہیں طغرل کو دیکھا ہے نہ وہ اس کی نشاندہی کر سکتے ہیں اس لئے کہ وہ تو اناج بیچنے والے لوگ ہیں ایسے باغیوں اور سرکشوں سے وہ کسی قسم کا کوئی سروکار نہیں رکھتے۔

ملک محمد تیر انداز کو ان پر ایک طرح کا شبہ ہو گیا تھا ان کی گفتگو بھی اسے مشکوک گزری تھی لہٰذا ان کی زبانیں کھلوانے کے لئے اس نے ان میں سے ایک بنیے کو اسی وقت ان کے سامنے قتل کر دیا۔

اس سزا سے سارے اناج بیچنے والے وہ بنیے ڈر گئے، سہم گئے اس پر ایک بنیے نے ملک محمد تیر انداز کو مخاطب کر کے کہا۔

aiourdubooks.net

"آپ ہم سے جو مال و متاع لینا چاہتے ہیں لے لیں ہم کوئی مزاحمت نہیں کریں گے لیکن آپ کی مہربانی ہمیں زندہ چھوڑ دیں۔"

اس پر ملک محمد تیر انداز نے پھر انہیں ڈرانے دھمکانے کے انداز میں مخاطب کر کے کہا۔

"ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ طغرل کے ٹھکانے کا پتہ لگائیں اگر تم میرے حکم کے مطابق عمل کرو گے تو تمہاری جانیں اور مال و متاع محفوظ رہے گا مجھے تمہارے مال و متاع سے کوئی غرض نہیں تم اپنا مال اپنے پاس رکھو میں تمہاری جانوں کے بھی درپے نہیں۔ میں تو بس تم سے طغرل کا اتہ پتہ جاننا چاہتا ہوں اور میرا دل کہتا ہے کہ تم اس کا پتا جانتے ہو نہیں بتاؤ گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔"

بنیے جب خاموش رہے، تب دھمکی آمیز انداز میں ملک محمد تیر انداز نے کہا طغرل کا پتا بتا دو ورنہ نتائج کی ساری ذمہ داری تم پر ہوگی۔

ان بنیوں نے جب دیکھا کہ ملک محمد تیر انداز سے کسی بھی صورت جان نہیں چھوٹتی تب وہ سچ اگلنے پر تیار ہو گئے اور انہوں نے ملک محمد کو صاف صاف کہہ دیا۔ "ہم طغرل کے لشکر کو ہی غلہ دے کر آ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ طغرل تھوڑا سا ہی آگے ہے اور جس جگہ آپ کھڑے ہیں طغرل زیادہ سے زیادہ اس سے آگے ایک میل کے فاصلے پر اپنے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ موجود ہے۔"

ان بنیوں نے ملک محمد تیر انداز پر یہ بھی انکشاف کیا کہ اگر آپ لوگ ابھی اور اسی وقت آگے بڑھیں تو پھر طغرل کو پکڑ لیں گے ورنہ کل وہ جاجنگر پہنچ جائے گا اس نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے ایک حصہ پہلے ہی جاجنگر کے

aiourdubooks.net

WWW.AIOURDUBOOKS.COM

ضروری التماس!

معزز خواتین وحضرات!

www.aiourdubooks.net کو پسند کرنے کے لئے آپ سب کا بہت بہت شکریہ! ہماری ویب سائیٹ کا مقصد علم وادب کی ترقی وترویج ہے۔ جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ کتابیں پڑھنے کا شوق دن بدن کم سے کم تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس امر کی کئی وجوہات ہیں لیکن سب سے بنیادی وجہ کتابوں کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں۔ ہمارا اولین مقصد عوام الناس کو اعلیٰ کتابیں اور وہ بھی مفت فراہم کرنا ہے۔ امید ہے آپ سب ہمارے اس عظیم مقصد کی تائید کرتے ہیں۔ ہم (www.aiourdubooks.net) آپ کو نیٹ کی وسیع دنیا سے ہر قسم کی کتابیں فراہم کرتے ہیں۔ ہم بلا معاوضہ آپ کی اور علم وادب کی یہ خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم آپ سے درج ذیل باتوں کی توقع کرتے ہیں۔

۱۔ برائے مہربانی www.aiourdubooks.net کا نام اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ تاکہ اگر کسی وجہ سے سائیٹ گوگل میں نہ بھی ملے تو باآسانی ہماری سائیٹ تک پہنچ سکیں۔

۲۔ اگر کوئی کتاب پسند آئے تو اسے Share ضرور کریں تاکہ اور دوست احباب بھی اس سے مستفید ہوسکیں۔

۳۔ اس کے علاوہ آپ ہماری سائیٹ چھوڑنے سے پہلے شکریہ ادا کرتے جائیں تو ہم اس کے لئے شکر گزار ہوں گے۔

منجانب:۔

انتظامیہ: www.aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net

aiourdubooks.net